REGD. No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل لاہور

فی پرچہ ۱ نہ

فون نمبر ۲۹۷۹

چندہ سالانہ بیرون پاکستان ۳۰ روپے

چندہ سالانہ ۲۴ روپے ششماہی ۱۳ روپے سہ ماہی ۷ روپے ماہانہ ۲/۸ روپے

جلد ۳۸/۴ | منگل ۱۴ صفر ۱۳۷۰ھ ۵ فتح ۱۳۲۹ ہش ۵ دسمبر ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۷۸

بورنیو کے نومسلم بھائی کی آمد

لاہور۔ ۴ دسمبر۔ امیر جماعت احمدیہ لاہور کی طرف سے ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ بورنیو (BORNEO) سے ہمارے نومسلم بھائی مکرم ابراہیم صاحب مورخہ ۵/۱۲ شام کو بذریعہ پاکستان میل لاہور تشریف لا رہے ہیں احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ اپنے مجاہد بھائی کے استقبال کے لئے گاڑی کی آمد سے قبل ریلوے اسٹیشن پر پہنچ جائیں۔ گاڑی کی آمد کا صحیح وقت پونے آٹھ بجے شام ہے۔

ایٹلی واشنگٹن پہنچ گئے

واشنگٹن۔ ۴ دسمبر۔ ایک تازہ ترین پیغام کے مطابق برطانوی وزیراعظم مسٹر ایٹلی صدر ٹرومین سے جنگ کوریا کی تازہ ترین صورت حالات کے متعلق مذاکرات کیلئے واشنگٹن پہنچ گئے ہیں۔

کراچی۔ ۴ دسمبر۔ حکومت پاکستان سے کپاس کی برآمدی محصول میں اضافے کی پالیسی پر نظرثانی کیلئے مشورہ دینے والا پنجاب مسلم لیگ کا چار افراد کا وفد آج یہاں پہنچ گیا۔

لگان داری کے موجودہ طریقوں میں اصلاح کیلئے لگانداری کمیشن اور زرعی تحقیقاتی کمیٹی کا تقرر

کراچی۔ ۴ دسمبر۔ حکومت پاکستان نے موجودہ لگانداری کے طریقوں میں اصلاحات کرنے کے لئے لگان داری کمیشن قایم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور زرعی تحقیقاتی کمیٹی کا تقرر عمل میں لایا گیا ہے اس بات کا انکشاف آج وزیراعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں نے خوراک و زراعت کی کمیٹی کے دوسرے اجلاس کا افتتاح کرتے وقت کیا۔ یہ کمیشن جدید طریقے رائج کرنے کے امکانات کا جائزہ لے گا۔ آپ نے بتایا۔ کہ اس سلسلے میں پارلیمنٹ کے آیندہ اجلاس میں ایک بل بھی پیش کیا جا رہا ہے۔ زراعت پاکستانیوں کا بنیادی پیشہ ہے۔ لہذا اسے پاکستان کی اقتصادیات میں نہایت ہی اہم مقام حاصل ہے۔ اس وقت یہ مسئلہ اور اس میں ترقی کے طریقے سوچنا اور ان پر عمل کرنے کا کام صوبوں کے سپرد ہے لیکن چونکہ اس کے ساتھ ملک کے لکھوکھا افراد کی زندگیاں وابستہ ہیں۔ لہذا مرکز اس سے بے علاقہ نہیں رہ سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ ترقی کے چھ سالہ منصوبوں کی رقم میں سے زرعی ترقی وغیرہ کے لئے ۸۲ کروڑ روپے کی رقم علیحدہ کی گئی ہے۔ آپ نے کہا جب تک لگانداری کے موجودہ نظام میں خاطر خواہ تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ موجودہ عدم یکسانیت دور نہ ہو سکے گی۔ اور کاشتکاروں کی حالت بہتر نہیں ہو سکے گی۔ زرعی تحقیقاتی کمیٹی جدید طریقوں کا جائزہ لے گی جس میں بہتر بیج اور بہتر کھاد کا سپلائی کرنا تک آجاتا ہے۔ پیداوار میں اضافے اور منڈیوں میں کھپت کے امور پر غور کرنا بھی اس کمیٹی کے اختیار میں ہوگا۔ ہم نے خوراک کے عالمگیر ادارے سے راہ و رسم پیدا کی ہے اور انہوں نے زراعت سے متعلقہ تمام امور کے لئے ماہرین دینے کا وعدہ کیا ہے۔ زرعی ترقی کی نئی ۲۷ سکیموں پر کم از کم ۷۰ لاکھ روپیہ خرچ آئے گا۔ ان میں سے ۱۶ خالص زرعی ترقی سے متعلق ہیں۔ اور گیارہ مواشی کی نسلیں بڑھانے سے تعلق رکھتی ہیں۔

"انصار فوج" کی خدمات کا اعتراف

ڈھاکہ۔ ۴ دسمبر۔ آج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان نے ڈھاکہ میں انصار فوج کی پریڈ کا معائنہ کیا۔ اور ان سے حرب کے کرتب دیکھے۔ ان کے مظاہرے دیکھنے کے بعد آپ نے ان کی خدمات کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے کہا۔ انہوں نے بہت تھوڑے عرصہ میں زیادہ ترقی کی ہے اور فسادات کے ایام میں خاص طور پر قابل تعریف کام کیا ہے۔

عوام کی رائے معلوم کرنے کیلئے سوال نامہ

کراچی۔ ۴ دسمبر۔ بلوچستان میں آئینی اور انتظامی اصلاحات تجویز کرنے والے کمیشن نے ایک جامع و مانع سوالنامہ شائع کیا ہے جس کے ذریعے عوام کی رائے معلوم کی جائے گی جوابات کیلئے آخری تاریخ ۱۰ فروری مقرر کی گئی ہے۔

چینی اشتراکی فوجیں شمالی کوریا کے سابق دارالحکومت پیونگ یانگ کے دروازے پر

ٹوکیو۔ ۴ دسمبر۔ چینی کمونسٹ فوجیں جنوب مشرق میں پیونگ یانگ کو گھیرے ہوئے ہیں۔ اور ان کے کسی وقت بھی شمالی کوریا کے دارالحکومت پیونگ یانگ میں داخل ہونے کا امکان ہے۔ جنوب کی طرف پیونگ یانگ سے ۵۰ میل کے فاصلے پر ایک چینی فوج دریائے تائیجون پر پل بنانے میں مصروف ہے جس پر امریکی اور جنوبی کوریائی دستے پیچھے سے حملے کرنے میں مصروف ہیں۔ شمال مشرق میں امریکی فوجیں اشتراکی گھیرے سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئی ہیں۔ مشرقی ساحل پر چینی فوجیں دو طرف سے بڑھ رہی ہیں تاکہ اس فوج کو گھیر لیں۔ جس نے دریائے یالو کے کنارے ماپجورین سرحد پر سن کیجر پر قبضہ کیا تھا۔

لیک سکسیس۔ ۴ دسمبر۔ آج اقوام متحدہ میں ہندوستانی وفد کے لیڈر مسٹر بی۔ این راؤ نے تیسری بار چینی وفد کے لیڈر سے ملاقات کی جس میں چینی قائد نے کوریا میں جنگ کے خاتمے کی قطعی تجاویز بتائیں۔ اول یہ چین کی عوامی حکومت کو تسلیم کر لیا جائے۔ اور دوسرے فارموسا پر چین کے دعوے کو تسلیم کر لیا جائے

کراچی۔ ۴ دسمبر۔ گزشتہ ماہ کے اندر اندر مہاجرین کو امداد دینے والی مالی کارپوریشن نے صوبہ سندھ میں ۱۴۰ صنعتی یونٹ قائم کئے ہیں۔

پشاور۔ ۴ دسمبر۔ کل تک ۱۰۲۷ مہاجرین ضلع مردان میں بسائے جا چکے ہیں۔ انہیں مکان اور ایک ماہ کا راشن دیا گیا ہے۔

نزدیک و دور سے

عمان۔ ۴ دسمبر۔ کل شرق اردن کی حکومت کے وزیر اعظم پاشا مفتی نے اپنی کابینہ کا استعفیٰ شاہ عبد اللہ کی خدمت میں پیش کر دیا تھا آج ان کی جگہ سمیر پاشا رفیلی نے نئی حکومت بنالی ہے۔ اس کابینہ میں پہلی کابینہ کے ۳ وزیر بھی شامل ہیں۔

لاہور۔ ۴ دسمبر۔ کل آل پاکستان نیوز پیپرز ایڈیٹرز کانفرنس کے انتخابات متفقہ طور پر مسٹر فیض احمد فیض صدر، مسٹر خورشید ایڈیٹر گارڈین جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے۔ نسیم حجازی مدیر تعمیر راولپنڈی نائب صدر منتخب ہوئے۔ مجلس عاملہ کے ارکان کی تعداد ۱۶ ہوگی۔ جن میں سے گیارہ کے ناموں کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

لندن۔ ۴ دسمبر۔ صدر ٹرومین سے مسٹر ایٹلی کی گفتگو پر تبصرہ کرتے ہوئے "سنڈے ٹائمز" نے لکھا ہے۔ کہ مسٹر ایٹلی یہ بھی مشورہ دیں گے۔ کہ برطانیہ فوراً یورپ میں متعین اپنی فوجوں کی تعداد میں اضافہ کر دے تاکہ جو امریکی فوجیں یورپ آنے والی ہیں انہیں مشرق بعید روانہ کیا جا سکے۔

لیک سکسیس۔ ۴ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ایٹلی نئی دہلی میں پانچ بڑوں کی کانفرنس کے انعقاد پر غور کر رہے ہیں کہا جاتا ہے کہ وہ جنرل میکارتھر کو بھی واپس بلانے کے حق میں ہیں

کولمبو۔ ۴ دسمبر۔ مسٹر ڈبلیو۔ ایچ۔ ڈی سلوا کی قیادت میں لنکا میں ایک نئی سیاسی جماعت قائم ہوئی ہے۔ جس کے پروگرام کا سب سے اہم پہلو لنکا کو ری پبلک بنانا ہے (اسٹار)

ایک اور اطلاع کے مطابق اشتراکی چین نے اس سے تجارتی معاہدہ کی سلسلہ جنبانی شروع کر دی ہے (اسٹار)

ٹوکیو۔ ۴ دسمبر۔ کل آگ لگنے سے ایکوشیا میں ۳۰۰ گھر جل کر راکھ ہو گئے۔ حکام آگ لگنے کی وجوہ دریافت کر رہے ہیں۔ نقصان کا اندازہ ۱/۲ لاکھ پونڈ ہے۔

لاہور۔ ۴ دسمبر۔ پنجاب کے محکمہ تعمیرات عامہ کی الیکٹریسٹی برانچ کے عملہ نے قائداعظم یادگار فنڈ میں چار ہزار چھ سو ۸۵ روپے کی رقم دی ہے۔

برلن۔ ۴ دسمبر۔ جرمنی کے سوویٹ منطقہ کے بچوں کو اشتراکی یوتھ لیگ نے ہدایت کی ہے کہ وہ کرسمس کی "بورژوائی رسموں" میں شریک نہ ہوں بلکہ اس کی بجائے ۲۱ دسمبر کو سٹالین کی سالگرہ کا جشن منایا جائے

مسلم لیگ ہی نے ہزار مخالفتوں کے باوجود پاکستان حاصل کیا۔ اب یہی اسے بام عروج پہنچائے گی صوبائی مسلم لیگ کے زیر اہتمام ممتاز دولتانہ کی تقریر

لاہور۔ ۴ دسمبر۔ کل صوبہ مسلم لیگ کے زیر اہتمام منعقدہ ایک عظیم الشان پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے میاں ممتاز محمد دولتانہ نے اتحاد اور اتفاق پر بہت زور دیا۔ اور کہا مسلم لیگ کے ذریعہ صدیوں کے بعد جو اتحاد قائم ہوا۔ اسے چند اشخاص کے کہنے یا دو تین اخباروں کے شور مچانے پر توڑا نہیں جا سکتا مسلم لیگ ہی وہ جماعت ہے جس نے ہزار مخالفتوں کے باوجود پاکستان حاصل کیا۔ اور اب وہی اسے بام عروج پر بھی پہنچائے گی جس طرح مخالفین پہلے ناکام ہو چکے ہیں۔ اب بھی وہ ناکام ہی ہوں گے۔ آپ نے چالیس منٹ تک نہایت برجستہ پیرائے میں ان تمام اعتراضات کے مدلل جواب دئے جو لیگ کی بے عملی اور غیر افادیت کے بارے میں کئے جاتے ہیں اعتراضات کے جواب دینے کے بعد جب آپ مسلم لیگ کے انتخابی منشور کی وضاحت کر رہے تھے تو ایک شخص کے سوال پوچھنے پر جلسے میں ہنگامے کی صورت پیدا ہو گئی جس میں ایک دوسرے کے خلاف اینٹیں بھی استعمال کی گئیں لیکن مسلم لیگ کے لاٹھیوں سے مسلح رضا کاروں نے ہنگامے پر جلدی قابو پا لیا۔ اور بیس پچیس منٹ کی گڑبڑ کے بعد میاں ممتاز دولتانہ دوبارہ تقریر جاری کر سکے آپ نے دوران تقریر میں مخالف جماعتوں پر نکتہ چینی کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ وہ لوگ جو کل تک لیگ اور پاکستان کی مخالفت میں اغیار سے ملے رہے۔ ان پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔

آخر میں میاں ممتاز محمد دولتانہ نے ایسے لوگوں کی مذمت کرتے ہوئے جو جلسوں میں گڑبڑ ڈال کر بدنظمی پھیلانے کے عادی ہیں۔ انہیں خبردار کیا۔ کہ غیر جمہوری طریقوں اور تشدد کے ذریعہ سیاست پر قبضہ کرنے والوں کو ہرگز برداشت نہیں کیا جائے گا۔ اور انہیں ہر ممکن طریقوں سے ناکام بنانے کی کوشش کی جائے گی۔ (سٹاف رپورٹر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۴ میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ —— اور —— خدام الاحمدیہ

صوبجاتی نائب صدر صاحبان خدام الاحمدیہ کا انتخاب

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مورخہ ۲۷ر دسمبر ۵۰ء رات کو ساڑھے آٹھ بجے جلسہ گاہ میں پاکستان کے مختلف صوبجات کے لئے نائب صدر خدام الاحمدیہ کا انتخاب ہوگا۔ صوبہ متعلقہ کی ہر مجلس خدام الاحمدیہ اس کے لئے ایک نمائندہ بھیج سکتی ہے۔ جس کے متعلق ۱۵ر دسمبر ۵۰ء تک دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں اطلاع آجانی ضروری ہے۔

صوبہ پنجاب۔ صوبہ سرحد۔ صوبہ بلوچستان۔ مشرقی بنگال۔ صوبہ سندھ کی مجالس خدام اس طرف توجہ کریں۔ اور اپنے صوبہ کے نائب صدر کے عہدہ کے لئے موزوں خادم کا نام بھجوائیں۔ یہ نام انتخاب کے وقت ہی پیش ہوگا جملہ نمائندگان کی اطلاع دفتر مرکزیہ میں بروقت پہنچنی ضروری ہے۔ نمائندگان کے پاس تعارفی خط ضرور ہونا چاہیئے۔ تاکہ انتخاب میں شمولیت میں دقت نہ ہو۔ یہ صوبجاتی نائب صدر مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ممبر ہوں گے۔ اور اپنے صوبہ میں مجالس کے قیام ان کی بیداری اور تنظیم کے ذمہ وار ہوں گے۔

(سید عبدالباسط نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

زعماء و عہدہ داران انصار اللہ بیدار ہو جائیں

قادیان دارالامان کے چھوڑنے کے بعد زعماء و عہدہ داران انصار اپنے فرائض منصبی کے بجالانے میں کچھ سست پڑ گئے ہوئے ہیں۔ گو اس میں بہت حد تک دخل انقلابی صورت حالات کا بھی ہے۔ لیکن اس انقلاب میں جس طرح سلسلہ کے اور اداروں نے پاکستان میں اپنا اپنا کام شروع کر دیا ہوا ہے۔ مجالس انصار اللہ کو بھی اسی مستعدی بلکہ پہلے سے زیادہ مستحکم طور پر حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنا کام شروع کر دینا چاہیئے تھا۔

—— لیکن ——

میں دیکھتا ہوں۔ کہ عہدہ داران انصار یا تو اپنے فرائض منصبی کے بجالانے میں بالکل غافل ہو چکے ہیں۔ یا مرکز میں ان کی رپورٹیں کارگذاری کی نہ آنے کی وجہ سے مرکز ان کی کارگذاری سے بے خبر ہے۔ گو اس معاملہ میں میں مرکز کو بھی بری الذمہ نہیں سمجھتا۔ کیونکہ حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ صدر مرکزیہ انصار اللہ کی رحلت کے بعد ان کے جانشینوں کے ردو بدل کی وجہ سے مرکز میں بھی باقاعدہ طور پر نگرانی نہیں ہوتی رہی۔ لیکن جو بھی صورت حالات اس غفلت یا کوتاہی کا موجب ہوئے ہوں۔ ان کو برقرار رکھنا ایک زندہ قوم کے شایان شان نہیں

—— اس لئے ——

ہمیں جلد سے جلد اپنے فرائض منصبی کے بجالانے کے لئے مستعدی سے متوجہ ہو جانا چاہیئے۔ اور حسب قواعد ضوابط انصار اللہ اپنی اپنی جگہ پر انصار اللہ کے کام کو جاری کر دینا چاہیئے۔ اور جملہ عہدیداران انصار اپنی اپنی کارگذاری کی رپورٹیں بتوسط زعیم انصار اللہ مقامی ماہ بماہ دفتر مرکزیہ انصار اللہ میں بھجوانی شروع کر دیں۔ تا ان کی کارگذاری کا خلاصہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور بھی پیش کیا جایا کرے۔ (مرزا عزیز احمد صدر مرکزیہ انصار اللہ ربوہ پاکستان)

خدام کے لئے جلسہ سالانہ پر خدمت کا موقعہ

جلسہ سالانہ کے ایام میں ہر طرف سے احمدیت کے پروانے مرکز سلسلہ میں جمع ہوتے ہیں۔ اس موقعہ پر مرکز میں آنے والے مہمانوں کی خدمت کرنا دراصل مرکز میں رہنے والے خدام کا ہی کام ہے۔ اور وہ اس موقعہ پر اپنا فرض ادا کرتے ہیں۔ لیکن جس تعداد میں خدام کی ضرورت ہوتی ہے۔ مرکزی خدام اس سے بہت کم ہیں۔ اس لئے بیرونی جماعتوں سے آنے والے خدام کے لئے بھی خدمت کا موقعہ ہے۔ چونکہ یہ لوگ جلسہ سننے کے لئے آتے ہیں۔ اس لئے ان کے سپرد ایسے کام کئے جاتے ہیں۔ کہ وہ خدمت بھی کر سکیں۔ اور جلسہ بھی سن سکیں۔ جملہ خدام کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو خدام اس سال جلسہ سالانہ پر ربوہ تشریف لا رہے ہوں۔ وہ اپنے قائدین کے ذریعہ مرکز میں اطلاع بھجوائیں۔ اور ربوہ آنے پر دفتر میں رپورٹ کریں۔ کہ ان کے لئے مناسب خدمت کا انتظام کر دیا جائے۔ جلسہ کے موقعہ پر ہمیشہ باہر سے آنے والے نوجوانوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تصحیح الفضل نمبر ۲۳۷ مورخہ ۱۵ر اکتوبر ۱۹۵۰ء میں رحمت بی بی زوجہ امام دین صاحب چک ۸۲ ضلع سرگودھا کا نمبر وصیت ۵۹۶ غلط شائع ہوا ہے۔ ان کا صحیح نمبر ۱۱۵۹۶ ہے۔
اسی طرح الفضل ۲۵۱ مورخہ ۲ر نومبر ۵۰ء میں موصی نمبر ۱۱۶۰ محمد الدین ولد محمد حسین صاحب کی بجائے مہر الدین ولد محمد حسین شائع ہوا ہے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

سیکرٹری صاحبان مال فوری توجہ فرمائیں!

بعض اشخاص اور سیکرٹریان مال بذریعہ منی آرڈر چندہ بھجوانے وقت کوپن پر تفصیل درج نہیں کرتے۔ اور نہ ہی بذریعہ چٹھی علیحدہ ارسال کرتے ہیں جس کی وجہ سے ایسی رقوم کی تفصیل حاصل کرنے کے لئے بذریعہ خطوکتابت اور اعلان اخبار الفضل انہیں اطلاع دینی پڑتی ہے۔ اگر پھر بھی تفصیل نہ آئے تو مطابق فیصلہ مجلس مشاورت وہ رقوم چندہ عام میں منتقل کر دی جاتی ہیں۔

لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ سیکرٹری صاحبان مال کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ رقم بھیجتے وقت اس کی تفصیل بھی ساتھ ہی بھیج دیا کریں۔ ورنہ نظارت ہذا مجبور ہوگی کہ ایسی رقوم تین ماہ کے بعد چندہ عام میں منتقل کر دے۔ اگر اس وجہ سے جماعتوں کے حسابات میں خرابی پیدا ہوئی تو اس کی ذمہ واری نظارت ہذا پر نہ ہوگی۔

نظارت بیت المال ربوہ ضلع جھنگ

مصباح کا جلسہ سالانہ نمبر

سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا معرکۃ الآراء خطاب جو حضور اقدس نے لجنہ اماء اللہ کوئٹہ میں احمدی مستورات سے فرمایا اور صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا ٹھوس تحقیقی مضمون اور دیگر بیش قیمت معلومات اور چند تصاویر بھی شائع ہو رہی ہیں ان سے مستفید ہونے کیلئے آج ہی رسالہ ریزرو کروا لیں۔

بہنوں اور بھائیوں کو چاہیئے کہ وہ رسالہ کو خود بھی پڑھیں۔ دوسروں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔ جو بھائی اور بہنیں ابھی سے پانچ روپے دے کر رسالہ کے مستقل خریدار بن جائیں گے۔ انہیں "جلسہ سالانہ نمبر" عام خریداری میں ہی دیا جائے گا۔

مدیرہ رسالہ مصباح ربوہ

درخواست دعاء

میری پیاری والدہ محترمہ بیگم حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کے آنکھوں میں کچھ عرصہ سے تکلیف تھی جس کے علاج کے لئے اپریشن ہونا تجویز پایا ہے۔ میں اپنے جملہ مخلص بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ وہ میری والدہ کے اپریشن کی کامیابی اور ان کی صحت یابی کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ زینب حسن معرفت ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ

ولادت

(۱) خداوند کریم نے مجھے دختر عطا فرمائی ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ نومولودہ کی درازی عمر اور خادمہ دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبدالرشید خاں قمر منیجر اومیگا ریڈیو کمپنی ملتان چھاؤنی۔ (۲) خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کے بھائی محمد یوسف صاحب کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود والد بزرگوار محمد یامین صاحب تاجر کتب کا پوتا اور خواجہ محمد شریف صاحب آف گوجرانوالہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت نومولود کے لئے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ عمر دراز کے ساتھ صالح اور خادم دین بنائے۔ آمین۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام محمد زکریا تجویز فرمایا ہے۔ (محمد صالح نور مولوی فاضل ربوہ) (۳) مرزا محمد یوسف صاحب اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر سبی جنکشن بلوچستان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے چوتھا بچہ عنایت فرمایا۔ مولود کے لئے دعا فرمائیں۔ (اے کے خاں دیہاتی مبلغ سبی بلوچستان) (۴) مورخہ ۲۵/۱۱/۵۰ کو اللہ تعالیٰ نے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ زچہ و بچہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ عنایت اللہ ملک ہاؤس ۲۸۲ B آریہ محلہ راولپنڈی۔ (۵) آٹھ نو سال کے وقفہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے اخویم مہتہ عبدالرزاق صاحب کراچی (ابن حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی درویش) کو ۲۶ر نومبر کو بروز جمعہ بچہ عطا فرمایا ہے۔ احباب سے عزیز کے ہر طرح بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ملک صلاح الدین دارالمسیح قادیان)

درخواست ہائے دعا

(۱) میری اہلیہ اور عزیز مبارک احمد موسمی بخار سے علیل ہیں۔ احباب دعائے صحت فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ محمد بشیر آزاد انبالوی۔ (۲) ہمارے امیر جماعت جناب صوبیدار محمد خاں صاحب سکنہ بچند عرصہ دراز سے مختلف امراض میں مبتلا ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ شیخ عبداللہ القادری نو احمدی بی۔ ایس سی ہیڈ ماسٹر واہ سیمنٹ ورکس سکول۔ (۳) خاکسار کا بھتیجا بخار میں مبتلا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار شیخ محمد علی کلاتھ مرچنٹ قلعہ صوبا سنگھ۔ (۴) میرے والد کے دائیں پاؤں کے گھٹنے کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے پلستر لگایا ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ مولا کریم والد صاحب کو جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ نیز اس عاجز کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ کہ مولیٰ کریم مجھے خادم دین بنائے۔ ناصر احمد ارشد مدرسہ احمدیہ احمد نگر حال سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ — الفضل — لاہور
۵ دسمبر ۱۹۵۰ء

313

دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ جس میں حضور نے تحریک جدید دفتر اول کے سترہویں سال اور دفتر دوم کے ساتویں سال کے آغاز کا اعلان فرمایا ہے احباب کی خدمت میں الفضل کے ذریعہ پہنچ گیا ہے۔ اور احباب نے اس کو بغور پڑھ لیا ہوگا۔ حضور نے اس خطبہ میں تحریک جدید کے نہایت اہم پہلوؤں پر کافی روشنی ڈالی ہے اور کسی مزید تشریح کی ضرورت نہیں۔ جو احباب اس جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔ ان کو یہ یاد دلانے کی بھی ضرورت نہیں ہے کہ وہ یہ عہد کرکے داخل ہوئے ہیں کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے کیونکہ اس جماعت میں شامل ہونا ہی ظاہر کرتا ہے کہ خواہ زبانی انہوں نے ایسا عہد کیا ہو یا نہ کیا ہو دراصل یہی جذبہ ہی جس نے ان کو اس جماعت میں شامل ہونے پر ابھارا تھا اس جماعت میں وہ شامل ہی اس لئے ہوئے ہیں کہ ان کو یہ احساس تھا کہ دین کی ضروریات دنیا کی ضروریات سے بہرحال مقدم ہیں۔ ان کو یہ احساس تھا کہ ہم اس جماعت میں کسی دنیاوی فائدہ کے لئے شامل نہیں ہو رہے بلکہ دنیاوی فائدوں پر لات مار کر تمام دنیاوی نقصانات کو خوشی سے برداشت کرنے کے لئے شامل ہو رہے ہیں۔

بے شک بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا کوئی اصول نہیں ہوتا جو صرف دنیاوی اغراض کے لئے بھی کسی با اصول جماعت میں شامل ہو جاتے ہیں۔ لیکن ایسے لوگ اول تو زیادہ دیر ٹھہر نہیں سکتے۔ پھر ہمارا روئے سخن ایسے لوگوں کی طرف ہے ہی نہیں۔ ہم تو صرف ان احباب سے مخاطب ہیں اور خدا کے فضل سے ہماری جماعت میں تقریباً سو فیصدی ایسے ہی احباب ہیں جو دل سے اس میں شامل ہوئے ہیں۔ بعض عملی کمزوریاں بے شک ہوتی ہیں۔ لیکن ہم نے جہاں تک تجربہ کیا ہے جماعت احمدیہ میں تقریباً سو فیصدی احباب دل و جان سے اس میں شامل ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے لئے سب کچھ تیاگ کر اس میں شامل ہوئے ہیں وہ علیٰ وجہ البصیرت اس میں شامل ہوئے ہیں اور اپنا مال اپنی جان اپنی اولاد اپنا ننگ و ناموس الغرض ہر چیز خدا کی راہ میں قربان کر دینے کے لئے اس میں شامل ہوئے ہیں یہی وجہ ہے کہ جب ان کا امام ان کو کسی قربانی کے لئے دعوت دیتا ہے تو وہ اپنی بساط سے بڑھ کر قربانیاں دیتے ہیں۔ اور آج دنیا میں کوئی مذہبی یا غیر مذہبی جماعت ایسی نہیں ہے۔ جو اتنی جلد اور اتنی آمادگی سے اپنے امام یا رہبر کی آواز پر لبیک کہتی ہوئی حاضر ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ چھوٹی سی جماعت ایسے عظیم الشان کام سرانجام دے رہی ہے کہ مخالفوں کی رائے میں بھی اگر تمام دنیا کے مسلمان اکٹھے ہو کر بھی ویسا کام کرنا چاہیں تو نہیں کرسکتے۔

اس سے جہاں یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس جماعت میں وہی لوگ آتے ہیں جو دین کے لئے سر دھڑ کی بازی لگانے کے لئے تیار ہوں یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ یہ جماعت واقعی اللہ تعالیٰ کے حکم سے کھڑی ہوئی ہے۔ کیونکہ خواہ کوئی کتنی بھی قربانی کرے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کی رحمت شامل حال نہ ہو ان قربانیوں میں اتنی برکت نہیں ہو سکتی ایک چھوٹی سی جماعت جو غربا پر مشتمل ہو دنیاوی نقطۂ نظر سے دنیاوی طاقتوں کے مقابلہ میں کیا قربانیاں کر سکتی ہے؟ لیکن جو جماعت اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑی ہوتی ہے۔ ان کی دنیاوی لحاظ سے بے وقعت قربانیاں بھی دراصل عظیم الشان قربانیاں بن جاتی ہیں۔ کیونکہ ان کی قربانیاں کسی دنیاوی نفع کے لئے نہیں ہوتیں وہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ دنیاوی لحاظ سے معمولی قربانیوں کو عظیم الشان قربانیاں کس طرح بنایا جاسکتا ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ آپ کے سامنے آچکا ہے۔ حضور نے احباب کو دعوت دی ہے کہ آپ اپنی چھوٹی چھوٹی قربانیوں کی رفتار کو تیز تر کردیں تاکہ اللہ تعالیٰ ان کو عظیم الشان بنا دے جو اسلام کی تاریخ میں عظیم الشان بن جائیں اور آنے والی نسلوں کے لئے مینار روشنی کا کام دیں۔

بدامنی کی راہ نہیں کھولنی چاہیئے

پنجاب میں متوقع انتخابات کی وجہ سے ملک میں ایک سیاسی طوفان برپا ہو گیا ہے۔ اور اس طوفان کو طوفان بے تمیزی کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر ملک کے انتخابی زمانہ میں غیر معمولی ہیجان پیدا ہو جاتا ہے اور یہ کہ ایک ناگزیر سی صورت حالات ہوتی ہے۔ ان ملکوں میں بھی جہاں سیاسی بیداری ایک خاص معیار تک ترقی کر چکی ہوئی ہے اور تہذیب و تمدن میں دوسرے ممالک سے آگے ہیں۔ اور اصولوں کی بناء پر مخالفتیں کی جاتی ہیں ایسے زمانہ میں گڑبڑ کچھ نہ کچھ ضرور ہوتی ہے۔ اور برطانیہ اور امریکہ جیسے ممالک بھی اس سے آزاد نہیں ہیں۔ لیکن آجکل ہم کو جو کچھ پنجاب میں بالعموم سے کم لاہور میں کچھ بذریعہ اخبارات اور کچھ بذریعہ چشم دید حالات معلوم ہو رہا ہے۔ وہ ایسا ہے کہ کسی بھی مہذب ملک کے لئے ہرگز قابل فخر نہیں سمجھا جاسکتا جہاں تک ہم نے غور کیا ہے مختلف پارٹیاں جو برساتی کیڑوں کی طرح معرض وجود میں چند ہی ایام میں آگئی ہیں یا آرہی ہیں وہ اکثر کسی اصولی اختلافات کی بناء پر نہیں آئیں یا آرہی ہیں بلکہ زیادہ تر ان کی بنیاد ذاتی رنجشوں یا ذاتی اقتدار کے حصول کے لئے کشمکش ہے بلکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ وہ پارٹیاں بھی جو اپنے ادعا کو کسی حد تک اصولی اختلاف کا رنگ دینے میں دوسروں سے زیادہ کامیاب نظر آتی ہیں۔ اس وقت اصول وغیرہ بھول کر ذاتی وقار کے احساس سے زیادہ متاثر معلوم ہوتی ہیں۔

ہم نے شروع میں اس صورت حال کو سیاسی طوفان کہا ہے دراصل یہ غلط ہے۔ ملک میں ابھی اتنی سیاسی بیداری ہی پیدا نہیں ہوئی کہ عوام ذاتی اور اصولی باتوں میں امتیاز کرسکیں۔ سیاسی طوفان اسی صورت میں کہا جاسکتا اگر یہ جنگ محض اصولوں کی بناء پر ہوتی اور وہ ضمناً ذاتی صورت اختیار کرلیتی مگر یہاں تو ابتداء ذاتیات سے ہوتی ہے۔ اور اسکو زبردستی سیاسی رنگ دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مگر یہ رنگ بھی اتنا ہلکا ہوتا ہے کہ بادی النظر میں معمولی سمجھ کا انسان بھی اس کے فریب میں نہیں آسکتا۔

جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے وہ جملہ پارٹیاں بھی جو کسی حد تک اپنا ادعا اصولی اختلافات پر ثابت کرنے میں اپنے آپ کو کامیاب سمجھتی ہیں۔ موجودہ جنگ زرگری میں اپنے اصولوں کا اتنا پاس نہیں کر رہیں جتنا کہ اپنے ذاتی وقار کا ان کو خیال پیدا ہو گیا ہے یعنی وہ بھی اس طوفان میں دوسری بے اصول پارٹیوں کے ساتھ اس طرح ہمرنگ ہوگئی ہیں کہ اب ان کا ان کے اصولوں کی وجہ سے امتیاز کرنا مشکل ہو گیا ہے وہ بھی بھنور کی طرح دوسروں کے ساتھ ایک ہی چکر میں رقص کر رہی ہیں۔ اور اپنی الگ موج قائم رکھنے میں کامیاب نہیں ہیں۔ ملک میں ایک گردباد ہے۔ جس میں ہوا تنکے کنکریاں، مٹی سب ایک ہی بے اصولاپن کے چکر میں آئے ہوئے ہیں۔ دیکھنے والا ایک چکر ہی دیکھ سکتا ہے اور کچھ بھی نہیں اور وہ چکر ذاتیات کا چکر ہے۔ ذاتی وقار ذاتی مفاد کا چکر ہے۔ البتہ اس چکر کے دو حصے ایک دوسرے سے کچھ کچھ الگ کئے جا سکتے ہیں ایک اندرونی حصہ اور ایک بیرونی حصہ۔ اندرونی حصہ کو مسلم لیگ کہہ لیجئے اور بیرونی حصہ میں وہ تمام جماعتیں ہیں جو ہیں تو الگ الگ مگر طوفان کی ساحرانہ طاقت نے ان کو ایک ہی گردش میں ڈال دیا ہے۔

کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس کا انجام کب ہوگا اور کیا ہوگا۔ مگر اتنا صاف نظر آتا ہے کہ اس سے ملک کو نقصان ہی ہوگا فائدہ کوئی نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ طوفان محض ذاتیات کی بناء پر اٹھا ہے اور ذاتیات کی دنیا میں کوئی انتہاء نہیں ہوتی۔

کل ہم نے لاہور میں مسلم لیگ کے ایک جلسہ میں جو کچھ دیکھا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر ملک کی قسمت ہی اچھی ہوئی تو اس طوفان بے تمیزی سے بچ سکے گا۔ ورنہ کل جس بات کا آغاز کیا گیا ہے وہ ایسی ہے کہ اگر چل پڑی تو ملک میں عام بدامنی پھیلانے کا ذریعہ بن جائے گی۔ کیونکہ انتقام اور پھر انتقام در انتقام کا شیطانی چکر شروع ہو جائے گا۔ اور امن پسند لوگوں کے لئے بسر کرنا مشکل ہو جائے گا۔

ہمیں موجودہ سیاسی کشمکش سے صرف اتنی دلچسپی ہے کہ مختلف پارٹیاں اپنی جدوجہد ایسے انداز سے کریں جو اسلام کے شایان شان ہو اور ایک ایسے ملک کو جو بڑی مشکل کے ساتھ مسلمانوں کے ہاتھ آیا ہے ایسے فتنے کی آماجگاہ نہ بننے دیں کہ جو اس کے امن کو برباد کرنے والا ہو اور ان تعمیری کاموں میں روک ڈالنے والا ہو جو ابھی بالکل ابتدائی حالت میں ہیں

سب سے پہلی چیز تو یہ ہے کہ ذاتی جھگڑوں کو جتنی جلدی ہوسکے کم ہی نہیں بلکہ بالکل مٹا دینا چاہیئے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اصولی اختلافات کی بناء پر بھی ہمیں پھونک پھونک کر قدم اٹھانا چاہیئے اور اس طرح تبدیلیاں کرنا چاہئیں کہ کم سے کم گڑبڑ یا باہمی خراش پیدا ہو اس کا یہ مطلب نہیں کہ جس کو کوئی صداقت سمجھتا ہے اسکو پیش کرنے میں کوتاہی کرے مگر قومی مفاد اسی میں ہے کہ ایسے اصولوں کو جن کو قوم یا ملکی حکومت فوراً اختیار نہیں کرسکتی۔ اور جنکو فوراً اختیار کرنے سے ملک کو فائدہ کی نسبت نقصان پہنچنے کا زیادہ احتمال ہے خواہ وہ اصول انجام کار کتنے ہی مفید ہوں ایسے اصولوں کو پہلے قوم کے افراد کے دلوں میں مستحکم کیا جائے تاکہ آہستہ آہستہ ساتھ ساتھ تبدیلی ہوتی رہے۔ اور کسی کو گراں نہ گزرے

اس وقت دنیا کی حالت ایسی ہے کہ کوئی ملک اندرونی بدامنی کی موجودگی میں دوسروں کی دستبرد سے محفوظ نہ رہ سکتا یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ وہی قومیں دوسروں کی محکوم ہوتی ہیں جو آپس میں اتحاد کے ساتھ زندگی بسر نہیں کرسکتیں اختلاف رائے ایک نیچرل بات ہے۔ اگر جسطرح ہم چاہتے ہیں کہ دوسرے ہماری رائے میں ہمیں آزادی دیں۔ اسی طرح دوسروں کا بھی حق ہے کہ انہیں اپنی رائے میں آزادی ہو۔ بدامنی کا اندیشہ اس وقت ہوتا ہے جب ایک فریق دوسروں پر اپنی رائے بزور ٹھونسنا چاہتا ہے۔ جب انسان اصولوں کی پابندی کو اپنا معیار بناتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ دوسروں کی رائے کا پاس بھی کرے۔ اور اجازت دے کہ وہ اپنی رائے بے خوف و خطر پیش کر سکے۔ دوسروں کو اظہار رائے سے روکنا اس بات کی دلیل ہے کہ روکنے والا اصو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امّتِ محمدیہ میں وحی الٰہی کا سلسلہ جاری ہے

ایڈیٹر "الفضل" کے استفساء کا جواب دینے والوں کے لئے لمحہ فکریہ

(از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر تالیف تصنیف سلسلہ احمدیہ)

الفضل ۲۶ نومبر ۱۹۵۰ء میں ادارہ الفضل نے سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری اور مولوی محمد علی صاحب جالندھری اور سید سلیمان صاحب ندوی سے خصوصاً اور دیگر علماء و مفتیان سے عموماً ایسے شخص کے متعلق فتویٰ طلب کیا ہے جو یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ جب حضرت عیسےٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے تو ان پر وحی نازل نہیں ہوگی اور نہ ان کو الہامات وغیرہ ہوں گے۔

اس استفتاء کی ضرورت یہ پیش آئی کہ "آزاد" نے ۷ نومبر کے پرچے میں لکھا ہے:۔

"مرزائیوں نے یہ اپنی طرف سے اضافہ کر لیا ہے کہ جب حضرت عیسےٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے تو ان پر پھر الہام نازل ہوں گے یہ صرف اس لئے کہ وہ مرزا قادیانی کے الہامات کو صحیح ثابت کریں۔"

یہ تو ظاہر ہے کہ وحی سے مراد ایسی وحی تو ہو نہیں سکتی جو ناسخ شریعتِ محمدیہ ہو۔ کیونکہ فریقین تسلیم کرتے ہیں کہ شریعت محمدیہ کامل شریعت ہے۔ اس کے بعد قیامت تک کوئی نئی شریعت نہ ہوگی پس آزاد کی مراد وحی والہام نہ ہونے سے مطلق وحی والہام ہے یعنی ایسی وحی بھی عیسےٰ علیہ السلام کو نزول کے بعد نہ ہوگی جو مبشرات وغیرہ سے ہو جس میں کوئی نیا حکم نہ ہو۔ اور ہم احمدیوں کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور شاگردی کا فخر حاصل نہ ہو۔ نہیں آسکتا۔

ادارہ الفضل کے استفتاء کے متعلق ہم مزید اتنا عرض کر دینا چاہتے ہیں کہ مجیب جواب دیتے وقت مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھیں۔

(۱) حضرت عیسےٰ علیہ السلام فرماتے ہیں وجعلنی نبیا وجعلنی مبارکا اینما کنت (مریم) اور اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی بنایا ہے اور مجھے مبارک بنایا ہے جہاں کہیں میں ہوں۔ پس حضرت عیسےٰ علیہ السلام آسمان پر ہوں یا زمین پر بہرحال وہ نبی اور مبارک ہیں۔

(۲) صحیح مسلم کی حدیث میں جو نواس بن سمعان سے مروی ہے آنے والے مسیح کو نبی اللہ کرکے ذکر کیا گیا ہے۔ نہ ایک دفعہ بلکہ چار دفعہ۔

(۳) نواب صدیق حسن خاں صاحب اپنی کتاب حجج الکرامہ کے صفحہ ۴۳۱ میں لکھتے ہیں:۔

"ومن قال بسلب نبوتہ کفر حقا کما صرح بہ السیوطی فانہ النبی لا یذھب عنہ وصف النبوۃ فی حیاتہ ولا بعد موتہ۔"

یعنی جیسا کہ امام جلال الدین السیوطیؒ نے تصریح کی ہے۔ جو شخص یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے نبوت سلب کر لی جائے گی تو اس نے یقیناً کفر کیا۔ کیونکہ نبوت ایک ایسی وصف ہے جو نبی سے نہ اس کی حیات میں علیحدہ ہوتی ہے اور نہ اس کی موت کے بعد۔

(۴) تفسیر روح المعانی میں لکھا ہے۔ علامہ ابن حجر الہیثمی سے پوچھا گیا کہ کیا عیسےٰ علیہ السلام کو نزول کے بعد وحی ہوگی؟ تو آپ نے جواب دیا:۔ "نعم یوحی الیہ علیہ السلام وحی حقیقی کما ورد فی حدیث مسلم وغیرہ عن النواس بن سمعان" ہاں ان کی طرف وحی حقیقی ہوگی جیسا کہ صحیح مسلم وغیرہ کی حدیث میں نواس بن سمعان سے مروی ہے اور صحیح روایت میں ہے۔ فبینما ھو کذلک اذ اوحی اللہ تعالیٰ یا عیسیٰ انی اخرجت عبادا الخ۔ یعنی مسیح علیہ السلام کی طرف اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کی نسبت وحی کرے گا۔ اے عیسےٰ میں نے ایسے لوگ نکالے ہیں جن سے جنگ کرنے کی کسی کو طاقت نہیں پس تو میرے بندوں کو طور پر لے جا۔ اس وحی کا ذکر کرکے لکھا ہے "وذلک الوحی علی لسان جبریل علیہ السلام۔" کہ یہ وحی جبریل علیہ السلام کی زبان پر ہوگی۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے انبیاء کے درمیان سفیر ہیں۔

پھر لکھتے ہیں:۔ "وخبر لا وحی بعدی باطل وما اشتھر ان جبریل لا ینزل الی الارض بعد موت النبی صلے اللہ علیہ وسلم فھو لا اصل لہ۔" اور یہ روایت جو بیان کی جاتی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد وحی نہیں ہوگی بالکل بے بنیاد اور باطل ہے۔ اور یہ جو مشہور ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جبریل کا نزول زمین کی طرف نہیں ہوگا بالکل بے اصل اور باطل ہے۔ اس کے بعد فرماتے ہیں:۔

"ولعل من نفی الوحی عنہ علیہ السلام بعد نزولہ اراد وحی التشریع" یعنی جس نے یہ کہا ہے کہ مسیح علیہ السلام پر نزول کے بعد وحی نہیں ہوگی تو غالباً اس کی مراد اس سے وحی تشریعی ہے۔

یہی بات نواب صدیق حسن خاں صاحب نے اپنی کتاب حجج الکرامہ میں لکھی ہے۔ اور اس پر اپنا یقین ظاہر کیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں۔

"ظاہر است کہ آرندہ وحی بسوئے او جبریل علیہ السلام باشد بلکہ بہ ہمیں یقین داریم و در آں تردد نمی کنیم۔"

(۵) سرخیل صوفیا حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ قرآن مجید کی آیت وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا الآیۃ میں وحی کے جو طریق مذکور ہیں ان کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"وھذا کلہ موجود فی رجال اللہ من الاولیاء والذی اختص بہ النبی من ھذا دون الولی الوحی بالتشریع۔"

کہ یہ تمام اقسام وحی کی جو قرآن کی اس آیت میں مذکور ہیں اور جن کا ابھی ہم نے ذکر کیا ہے خدا کے بندے اولیاء اللہ میں سب پائی جاتی ہیں۔ اور وہ وحی جو نبی سے خاص ہے اور ولی میں نہیں پائی جاتی ہے وہ شریعت والی وحی ہے۔"

(فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۱۶ ۱۷۱)

(۶) حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی مکتوبات جلد ۲ صفحہ ۹۹ پر فرماتے ہیں:۔

"اعلم ایھا الاخ الصدیق ان کلامہ سبحانہ مع البشر قد یکون شفاھا الخ" کہ اے محترم بھائی تو جان لے کہ اللہ تعالیٰ کا بشر سے کلام کرنا کبھی بالمشافہ ہوتا ہے اور یہ انبیاء کے ساتھ ہوتا ہے اور کبھی ان کے بعض کامل متبعین سے بطور اتباع اور وراثت کے ہوتا ہے اور جب اس قسم کا کلام کثرت سے کسی کے ساتھ ہو تو اس کا نام محدث ہوتا ہے۔"

(۷) اسی طرح مولانا روم اپنی مشہور عالم اور مقبول خلائق مثنوی میں فرماتے ہیں ؎

"حلق نفس از وسوسہ خالی شود
میہمان وحی اجلالی شود"

یعنی جب انسان وساوس شیطانی سے پاک ہو جاتا ہے تو جناب الٰہی کی وحی پاتا ہے۔ (دفتر سوم صفحہ ۱)

پھر فرماتے ہیں ؎

"نے نجوم است و نہ رمل است و نہ خواب
وحی حق واللہ اعلم بالصواب
از پئے روپوش عامہ در بیان
وحی دل گویند آنرا صوفیاں"

یعنی ہوتی تو وحی حق ہے۔ لیکن صوفیاء عام لوگوں سے پردہ کرنے کی غرض سے اسے وحی دل بھی کہہ دیتے ہیں۔ (دفتر چہارم صفحہ ۱۵۱)

(۸) مولانا اسماعیلؒ صاحب شہید اپنی کتاب منصب امامت صفحہ ۳۱-۳۲ میں لکھتے ہیں:۔

"باید دانست کہ از انجملہ الہام است ہمیں الہام کہ بانبیاء اللہ ثابت است آنرا وحی میگویند و اگر بغیر ایشاں ثابت مے شود او را تحدیث میگویند و گاہے در کتاب اللہ مطلق الہام را خواہ بانبیاء اللہ ثابت است۔ خواہ باولیاء اللہ وحی نامند و ایں مطلق الہام گاہے در صورت کلام از پردۂ غیب مکمن لاریب نازل مے گردد۔"

اس کے بعد چند آیات اپنی تائید میں لکھ کر فرماتے ہیں کہ:۔

"و گاہے ہمیں الہام بہمیں طریق واقع میشود کہ خود بخود از دل صاحب الہام کلام جوش میزند و آنرا بر زبان مے راند و فی الحقیقت آں کلام رحمانی است کہ بر زبان او جاری گشتہ نہ کلام نفسانی ایں قسم الہام کہ بانبیاء اللہ میشود او را نفث فی الروع گویند و اگر بہ نسبت اولیاء اللہ میشود او را نطق سکینہ میگویند۔"

(۹) امام غزالی نے اپنی ایک کتاب میں لکھا ہے کہ نبی اور ولی پر وحی کے اترنے میں صرف اتنا فرق ہے کہ نبی پر وحی بواسطہ ملک ہوتی ہے اور ولی پر بغیر فرشتہ کے۔ اس کے جواب میں شیخ محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں:۔

"ان الکلام فی الفرق بینھما انما ھو فی کیفیتہ ما ینزل بہ الملک لا فی نزول الملک۔"

کہ امام غزالی کی یہ بات غلط ہے۔ دونوں وحیوں میں فرق بلحاظ کیفیت کے ہے۔ اس بات میں جس کو فرشتہ لے کر آتا ہے۔ نہ کہ فرشتے کے نزول میں۔

(الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۷۵-۷۶)

ان حوالجات سے ظاہر ہے کہ جن طرق سے انبیاء علیہم السلام کو وحی یا الہام ہوتا ہے انہی طرق سے اولیاء اللہ کو ہوتا ہے اگرچہ اصطلاحاً ان کا نام رکھنے میں فرق کیا گیا ہے اور یہ علماء کی خود ساختہ اصطلاح ہے ولکل ان یصطلح۔

چنانچہ مولانا شبلی نعمانی سوانح مولانا روم صفحہ ۸۱ میں لکھتے ہیں:۔

"فرق مراتب کے لحاظ سے اصطلاح یہ قرار پا گئی ہے کہ انبیاء کی وحی کو وحی کہتے ہیں اور اولیاء کی وحی کو الہام۔ ورنہ حقیقت میں دونوں وحی ہیں۔"

(۱۰) مذکورہ بالا حوالجات علماء اہلسنت کے تھے۔ اب میں حضرات شیعہ کا مذہب بتاتا ہوں۔ واضح ہو کہ شیعہ مذہب کی بنیاد ہی اس بات پر ہے کہ ہر زمانہ میں بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک ایسا معصوم واجب الاطاعت اور صاحب الہام امام ہوتا رہا ہے اور ہوتا رہے گا جس پر ایمان لانا فرض ہے۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں:۔

"مذہب شیعہ مبنی است بر آنکہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در ہر وقت امامے بیدا مے شود کہ مفترض الاطاعت و معصوم و موحی الیہ مے باشد برو مے ایمان فرض است۔"

(کلمات طیبات صفحہ ۲۲۶ مکتوب نمبر ۱۲)

(۱۱) پھر اس امر کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو بھی خدا تعالیٰ نے

(باقی صفحہ ۸ پر)

تو مسلماں ہے تو اسلام کو بدنام نہ کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

از مکرم مولوی دوست محمد صاحب واقف زندگی ربوہ

(۴)

کشمیر پر احراریوں کی یلغار

مجلس احرار اسلام کے صدر جناب تاج انصاری صاحب نے اپنے ایک بیان میں احراری کارکنوں کی خدمات کا حوالہ دیتے ہوئے جوان کی طرف سے کشمیر کی تحریک میں پیش کی گئی تھیں لکھا ہے:-

"کشمیر کا مسلمان امداد کے لئے ہماری طرف ہاتھ پھیلا رہا تھا۔ کیا ہم نے یہ سوچا تھا کہ ہمارے خزانے میں روپیہ نہیں کیا ہم نے خیال بھی کیا تھا کہ ہمارے ساتھی کم اور وسائل محدود ہیں۔ پھر اے عزیز دوستو اور اے میرے جانباز رفیقو کیا دنیا نے یہ تماشا نہیں دیکھا کہ ہماری یلغار سے مہاراجہ کشمیر اپنا تخت چھوڑ کر سرینگر سے بھاگا۔ اور سید عطاء اللہ شاہ کے پاس دلی امداد کے لئے پہنچا"

(آزاد ۹ نومبر ۱۹۵۰ء)

صدر احرار کا تحریک کشمیر کے زمانہ کی سرگرمیوں کو خدمت خلق ظاہر کرنا ایک انتہائی گمراہ کن پراپیگنڈا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اصل حقیقت کو بے نقاب کیا جائے۔ مگر ہمارا کہنا احرار کو ذرا بُرا لگے گا۔ اسلئے ہم لاہور کے ایک معزز معاصر کا ایک باطل شکن اعلان درج کرتے ہیں۔

"یہ کچھ آدمی جو آل انڈیا احرار بنائے بیٹھے ہیں۔ ان میں سے سوائے ایک آدھ کے باقی سب مفلس و قلاش تھے۔ کوئی مسجد میں دو وقت روٹی کا ڈالا کرتا تھا۔ کسی کا جمعرات کی روٹیوں پر گذارہ تھا۔ کوئی نوکری کے چھن جانے سے در بدر خاک بسر مارا مارا پھرا کرتا تھا۔ کوئی درزی تھا۔ انہوں نے منٹگمری کالج ایجی ٹیشن جاری کر کے گیارہ ہزار روپیہ لوٹا۔ پھر کشمیر کی تحریک حکومت سے مل کر جاری کی۔ لاکھوں روپیہ ہضم کیا گلگت میں چھاؤنیاں ڈلوا دیں جہلم کے نزدیک میرپور کے مورچہ پر الٰہی بخش ساکن چنیوٹ سنگین سے شہید ہوا ہمارا ارادہ تھا کہ اس کی نعش کو بذریعہ لاری نہر کی پٹڑی چنیوٹ پہنچایا جائے۔ مگر ان رہنمایان احرار کو ایسا موقعہ خدا دے جھٹ جہلم تار دے مارا۔ کہ نعش گجرات وزیرآباد گوجرانوالہ کے راستہ لاہور پہنچائی جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ان شہروں میں نعش کی نمائش کروا کر پھر براہ لائلپور چک جھمرہ چنیوٹ پہنچائی گئی۔ اس نمائش کا لازمی نتیجہ جو ہوا۔ وہ یہ ہے۔ کہ مسلمانوں نے جو بالکل صاف باطن ہیں اپنے گاڑھے پسینے کی کمائی چندوں میں دے دی اور لاکھوں روپے لاہور دفتر احرار جو کہ ان ڈاکوؤں کا اڈا ہے پہنچ گئے۔ اور پھر کس طرح یہ روپیہ انہوں نے آپس میں بانٹا یہ بھی ایک داستان عجیب ہے۔ اس طرح انہوں نے شہید کا خون بیچ کر روپیہ بٹورا الٰہی بخش شہید کا والد ایک بوڑھا آدمی ہے جو کباب بناتا ہے اس کے دو بچے اور نوجوان بیوہ رہ گئی ہے۔ بچوں کی عمر اس وقت چھ اور ایک سال تھی۔ جس الٰہی بخش کی نعش کا فلم دکھا کر دنیا کو لوٹا گیا۔ اس کے بیوی اور بچوں کو ایک پھوٹی کوڑی تک نہ دی وہ بیچارے آج کوڑی کوڑی کے محتاج ہیں۔ اور آج عطاء اللہ شاہ حبیب الرحمٰن وغیرہ کے محلات اور مکانات کھڑے ہیں اور ایک نواب کی طرح زندگی بسر کر رہے ہیں"

(سیاست ۱۶ اگست ۱۹۳۵ء)

ووٹوں کے پرانے طلبگار

احرار اپنی بزرگی اور مذہبی تقدس کا سکہ بٹھانے کے لئے اپنی تبلیغی مصروفیات کا پرچار کرتے ہوئے مسلمانوں کو تسلی دے رہے ہیں کہ "ہم تو مرزائیت اور تردید اشتراکیت کے سلسلہ میں تبلیغی جلسوں اور کانفرنسوں کا پروگرام اتنا وسیع ہے کہ احرار کو ادھر ادھر دیکھنے اور اس جنگ اقتدار کا نظارہ کرنے کی فرصت ہی نہیں" (آزاد ۱۲ اگست ۱۹۵۰ء)

لیکن چونکہ احرار مدتوں اسی جنگ اقتدار کے تماشائی رہے ہیں اسلئے ووٹ کی دلکشی انہیں ہرگز بھول نہیں سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اس موقعہ پر بھی خاموش نہیں رہ سکے۔ اور اپنے خطبوں میں مسلمانوں کو باربار وعظ کر رہے ہیں کہ

"مسلمانو! قابلیت کو نہ دیکھنا۔ اور پیسے لے کر ووٹ دینا حرام ہے۔ جب ہم نے اپنے اس حق کو داموں پر بیچ دیا تو گویا اسلام کو بیچ دیا۔" (آزاد ۱۳ نومبر ۱۹۵۰ء)

احراری خطیب کے اس وعظ کو سنکر ہمیں وہ پرانا زمانہ یاد آ گیا جب احراریوں نے ووٹ کی خاطر مسجد کا سودا کر لیا تھا۔ اور مسلمان ان کی اس غداری پر نفرین کرتے ہوئے کہتے تھے کہ "جہاں تک مجلس احرار کا تعلق ہے اسکے نمائندوں کو ووٹ دینا فی الحقیقت ان تمام ضروریات کی تکمیل سے دشمنی کرنا ہے۔ جو اس وقت صوبہ کے مسلمانوں کی زیست کو موت سے بدتر بنا رہے ہیں"

(زمیندار ۱ جنوری ۱۹۳۷ء)

سوال یہ ہے کہ پیسے لے کر ووٹ دینا حرام ہے مگر جو شخص مسجد دے کر ووٹ لیتا ہے۔ اسکے لئے احراری خطیب کیا موقعہ معین فرماتے ہیں؟

یہ اشتراکیت کا پروپیگنڈا ہے یا اس کی تردید؟

"لمبی چوڑی تفصیلات میں جائے بغیر آپ ملک کے ساٹھ فی فیصدی مزارعوں کو دیکھئے سال بھر جاڑوں کی سردی اور گرمائی کی تپش کھانے بے پناہ مشقت اور صعوبت اٹھانے کے بعد انہیں اتنا میسر نہیں کہ وہ سال بھر گندم کھا سکیں، بیگار بٹائی اور اسی طرح کی دوسری رسوم اور طریقوں نے ان کی زندگی موت سے بدتر بنا رکھی ہے۔ پھر آپ کے ملک کے ادنیٰ ملازمین پولیس میں پوسٹمین پٹواری کلرک سکول ماسٹر اور چپڑاسی کو دیکھئے ان کی تنخواہوں کا جائزہ لیجئے۔ ان کی ضروریات کو لیجئے اور پھر فیصلہ کیجئے کہ آیا یہ لوگ زندہ ہیں یا محض زندگی کی تہمت اٹھا رہے ہیں اور کیا انہیں زندگی کی وہ تمام آسائشیں حاصل ہیں کہ جن کے ہوتے ہوئے وہ کسی پکارنے والے کی پکار کو نہ سنیں نہیں! یقیناً نہیں! بلکہ وہ کسی ایسی آواز کے منتظر بیٹھے ہیں جو انہیں پکارے اور وہ اس ظالمانہ نظام کو الٹ دیں" (آزاد ۱۴ اگست ۱۹۵۰ء)

ایک بدترین اتہام

احراری آرگن "آزاد" ۹ نومبر ۱۹۵۰ء نے یہ بدترین الزام لگایا ہے "مرزا قادیانی نے دوسرا قدم یہ اٹھایا ہے کہ وہ خانہ کعبہ مکہ معظمہ مدینہ منورہ کربلائے معلیٰ اولیائے اللہ کے دیگر مقامات جو دنیا بھر میں اسلام کے گہرے نقوش ہیں ان کی اہمیت ختم کر دی جائے" ہم احرار کے اس گمراہ کن پراپیگنڈا کے خلاف انتہائی نفرت کا اظہار کرتے ہیں اور احرار کی ساری جمعیت کو چیلنج کرتے ہیں کہ اگر آپ لوگوں میں ذرہ بھر بھی شرافت موجود ہے۔ تو حضرت مسیح موعود کی وہ تحریرات پیش کریں۔ جن میں خانہ کعبہ مکہ معظمہ مدینہ منورہ اور دیگر مقدس مقامات کی عظمت کا انکار کیا گیا ہو۔

ہمارے موجودہ امام حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۳۵ء میں احرار کی اس افتراء پردازی کا جواب دیتے ہوئے اعلان کیا تھا "ہم ان مقامات کو مقدس ترین مقامات سمجھتے ہیں۔ ہم ان مقامات کو خدا تعالیٰ کے ظہور کی جگہ سمجھتے ہیں۔ ہم اپنی عزیز ترین چیزوں کو ان کی حفاظت کے لئے قربان کرنا سعادت دارین سمجھتے ہیں اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ جو شخص ترچھی نگاہ سے مکہ کی طرف ایک دفعہ بھی دیکھے گا تو خدا اس شخص کو اندھا کر دے گا اور اگر خدا نے کبھی یہ کام انسانوں سے لیا تو جو ہاتھ اس بدبیں آنکھ کو پھوڑنے کے لئے آگے بڑھیں گے۔ ان میں ہمارا ہاتھ خدا تعالیٰ کے فضل سے سب سے آگے ہوگا"

(الفضل ۳ ستمبر ۱۹۳۵ء)

اگر خانہ کعبہ اور مدینہ منورہ سے اسقدر غیرت و عقیدت رکھنا ان مقدس مقامات کی توہین ہے تو خدا جانے احراری ملاں خانہ کعبہ اور مدینہ منورہ سے کیسی محبت چاہتے ہیں۔

احرار کے مفتی سے

فضیلت جہاد کے عنوان پر ایک "مضمون" آزاد ۱۳ نومبر ۱۹۵۰ء میں شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔

"سب سے پیشتر میں آپ کو قرآن و حدیث سے جہاد کی فضیلت بتاتا ہوں کہ آیا جہاد کا مسئلہ کتنا اہم اور ضروری ہے اور اس مسئلے کو قرآن حکیم سے نکال دیا جائے۔ تو قرآن حکیم میں سوائے تعویذوں اور دیگر عملوں کے کچھ نظر نہیں آئے گا" مضمون کے آخر میں لکھا ہے "ایک مسلمان کے لئے شایاں نہیں کہ وہ ایک غیر مسلم کی بادشاہی میں رہے جب ایک غیر مسلم میں مسلمانوں کو تنگ کرنے کی عادت پڑ جاتی ہے تو اس پر جہاد فرض ہو جاتا ہے۔" ہم ان دو اصولی باتوں کو پیش کر کے مفتی احرار سے دو سوالات کرتے ہیں۔ پہلا سوال یہ ہے کہ جہاد کی اتنی بڑی اہمیت کے باوجود احراریوں نے آج تک کیوں جہاد نہیں کیا دوسرا سوال یہ ہے کہ موجودہ حالات میں ہندوستان کے مسلمانوں کو اپنی غیر مسلم حکومت کے خلاف جہاد فرض ہے یا نہیں اگر فرض ہے تو اسکے نہ کرنے والوں کے متعلق جناب کا کیا فتویٰ ہے؟

دو سفید جھوٹ

انجمن تحفظ اسلام کے سیکرٹری صاحب نے احمدیوں کے قتل کے متعلق ایک شائع شدہ احتجاج پر خارزنائی کرتے ہوئے دو فقروں میں دو سفید جھوٹ بولے ہیں اول یہ کہ مولوی بشیر ایسے شیعہ لیڈروں کو مرزائی پانچ سو روپیہ ماہوار دیکر احمد نگر میں تبلیغ کرواتے ہیں دوم اوکاڑہ اور راولپنڈی کے احمدیوں کی شہادت احمدی ہونے کی وجہ سے نہیں ہم ان بے بنیاد دعاوی پر صرف یہی کہنا چاہتے ہیں کہ مسلمان غور کریں کہ ان کے مقدس رہنما ہماری مخالفت میں کس طرح جھوٹ کا بے دریغ استعمال کر رہے ہیں۔ کیا تحفظ اسلام کا یہی ڈھنگ ہے

احرار کی عبرت خیز ناکامی

آج سے ۱۵ سال پیشتر جب احراری لیڈروں نے انگریزی گورنمنٹ کے بعض افسروں کے اشارہ پر جماعت احمدیہ

(باقی صفحہ پر دیکھیں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چینی طلباء مقیم ربوہ کی طرف سے اخبار پیغام صلح کے نام خط

ایک غلط بیانی کی تردید!

ربوہ میں مقیم چینی طلبہ نے اخبار پیغام صلح لاہور کے نام مندرجہ ذیل خط تحریر کیا ہے۔

محترم مدیر صاحب پیغام صلح لاہور ——— السلام علیکم

جناب ہم نے آپ کا ۱۵؍نومبر ۱۹۵۰ء کا پرچہ پڑھا۔ جس میں مسٹر محمد معصوم چینی کے بارے میں لکھا گیا ہے کہ وہ چین سے ربوہ غلطی سے پہنچ گئے۔ یہ بات حقیقت الامر کے بالکل خلاف ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جب ہم چین میں تھے۔ ہم اسلامی علوم سیکھنے کے خواہشمند تھے۔ اتفاقاً سر محمد ظفر اللہ خان صاحب (جب کہ وہ چین میں مقیم تھے) کے ذریعہ ہم نے اپنے قلوب میں احمدیت کے بارے میں اثر لیا۔ بعد ازاں ڈاکٹر عبد اللطیف (جو احمدی بھائی ہیں، اور جو کاشغر میں رہتے تھے۔ انہوں نے ہمیں یہاں آنے پر آمادہ کیا۔ چنانچہ انہوں نے پاسپورٹ وغیرہ حاصل کرنے میں ہماری مدد کی اور ہم براہ راست ماہ ستمبر ۱۹۴۹ء میں یہاں پہنچ گئے۔ مسٹر محمد معصوم ہم میں سے ایک تھے دوران سفر میں احمدیت کی طرف سے ہمیں ہر جگہ مدد ملتی رہی

اب تک ہمیں ایک سال سے زائد عرصہ گذر چکا ہے۔ کہ ہم یہاں آزادانہ طور پر پورے اطمینان کے ساتھ اسلامی علوم کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ کسی شخص نے کبھی بھی ہمیں مجبور نہیں کیا کہ ہم اس جماعت میں شامل ہو جائیں۔ سوائے اس کے کہ ہم خود رضامند ہوں۔ چنانچہ اب تک ہم میں سے کوئی بھی جماعت احمدیہ میں شامل نہیں ہوا سوائے محمد معصوم صاحب کے۔ یہاں یہ لوگ ہماری تعلیم وغیرہ کے سلسلہ میں امداد محض اسلامی ہمدردی کی بناء پر کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ اُن کی دیگر کوئی غرض نہیں۔

بہرحال یہ ایک حتمی امر ہے۔ کہ ہم یہاں غلطی سے وارد نہیں ہوئے۔ بلکہ سوچ سمجھ کر آئے ہیں۔ ہمارے پاسپورٹ اس امر کے بیّن شاہد ہیں۔ اگر مسٹر محمد معصوم کو اس بارے میں غلطی محسوس ہوئی ہے۔ تو اُسے یہاں آنے سے قبل لاہور جانا چاہیئے تھا۔ کیونکہ وہ مولوی محمد علی صاحب کے بارے میں پورا علم رکھتا تھا۔ اس وقت سے جب کہ ہم چین میں تھے۔ (دستخط) ابراہیم ما۔ عثمان جو۔ ادریس عبد اللہ جی (چینی از ربوہ)

میاں رمضان علی صاحب مرحوم

والد مکرم میاں رمضان علی صاحب مرحوم جھنگ شہر میں بودوباش رکھتے تھے۔ اور یہی شہر ان کا مولود و مسکن تھا۔ ان کے والد صاحب یعنی ہمارے دادا صاحب ان کی چھوٹی عمر میں ہی رحلت فرما گئے تھے۔ اور آپ اپنے تین بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے۔ یہ غالباً سنہ ۱۸۸۰ء کے ایام تھے جب کہ پنجاب میں تعلیم عنقا تھی۔ اور سکولوں کا وجود بھی شاذ کا حکم رکھتا تھا۔ چنانچہ لے دے کر ملتان کمشنری میں ایک امرفی ہائی سکول تھا۔ قبلہ والد صاحب نے اپنے بھائیوں پر زور دیکر مڈل کا امتحان نہایت اعلیٰ نمبروں پر جھنگ میں ہی پاس کیا۔ اور اپنے سکول سے وظیفہ حاصل کیا مگر ملتان تک تعلیم کے حصول کے لئے بھیجنے کی حامی آپ کے بھائیوں نے نہ بھری۔ جس کی وجہ سے آپ کی تعلیم کی تکمیل نہ ہو سکی۔ اُن دنوں میں جھنگ کے علاقہ میں فقیری اور ترک دنیا کی بڑی قدر و منزلت تھی۔ والد صاحب کے دل میں فقیر بننے کا شوق موجزن تھا۔ اور آپ اپنے وطن مالوف سے اس غرض کے حصول کے لئے روانہ ہو گئے۔ تقریباً تمام پنجاب سندھ اور صوبہ سرحد کے چند اضلاع کا چکر لگایا۔ آپ پچاس ساٹھ میل روزانہ پیدل سفر کر لیتے تھے۔ اور گاؤں بہ گاؤں و قریہ بہ قریہ پھرتے رہے۔ غالباً تمام مشہور فقراء اور گدی نشینوں کے مزاروں اور مقدس مقامات کی زیارت کی۔ اور لوگوں کی عملی حالت سے پوری واقفیت حاصل کی۔ آخر میں آپ لکھو کے والے علماء کے پاس شاگرد بنے اور وہاں سے علم قرآن و حدیث حاصل کیا۔ تلاوت قرآن آپ نہایت سُریلی آواز سے فرماتے تھے۔ جو سامعین کی کشش کا باعث ہوتی تھی سو ہیں لکھو کے میں احمدیت کا چرچا سننے میں آیا اور ایک آدھ مذہبی بحث بھی مشاہدہ کی۔ جس کے بعد آپ حلقہ بگوش احمدیت ہو گئے۔ یہ سنہ ۱۹۰۱ء کا واقعہ ہے۔ اس کے بعد آپ قادیان بھی تشریف لے گئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات کا شرف حاصل کیا پھر آپ ایک رشتہ دار کی امداد سے محکمہ ریلوے میں بعہدہ سٹیشن ماسٹر مقرر ہو گئے۔ اور اپنی آخر عمر تک مذہبی تعلیم میں اضافہ فرماتے رہے ۱۹۲۶ء میں آپ ریٹائر ہوئے۔ آپ ہر سال جلسہ سالانہ میں شامل ہوتے رہے اور چندوں کی ادائیگی میں بہت التزام فرماتے تھے۔ ریٹائر ہونے کے بعد جھنگ شہر میں آ گئے۔ اور وہاں کی جماعت احمدیہ کے امام الصلوٰۃ مقرر ہوئے۔ آپ نے آخری عمر میں یعنی ۵۵ سال کے بعد قرآن شریف حفظ کرنا شروع کیا۔ چند ماہ کے اندر تمام حفظ کر لیا۔ اور پھر صحاح ستہ اور دوسری کتب حاصل کر کے اُن پر پوری طرح عبور حاصل کیا۔ آپ کی تبلیغ کا ایک واقعہ میاں جیون صاحب کے احمدی ہونے کا ہے۔ جو پہلے جھنگ شہر میں ایک سرگرم شیعہ تھے۔ مگر آپ کی وعظ و نصیحت سے احمدیت قبول کرنے پر مجبور ہوئے۔ آپ کو صبح کی نماز سویرے پڑھنے کا بہت التزام تھا۔ اور میاں جیون بھی اُسی مسجد میں اپنے طریق پر نماز ادا کرتے تھے۔ مگر کبھی کبھی کوئی کلمہ حق بھی والد صاحب سے سن پاتے تھے آخر تین سال اور ... کے بعد ایک خواب دیکھ کر فوراً والد صاحب کو کہا کہ میرا بیعت کا خط لکھ دیں۔ اور اس روز سے پھر نہایت مخلص احمدی ہیں۔ وفات کے وقت والد صاحب کی ۶۵ کی عمر سے اوپر تھی۔ ماہ رمضان میں بیمار ہوئے۔ اور یہ بیماری ترقی کرتی گئی۔ آخر ۱۹؍نومبر ۱۹۵۰ء کو رات کے ۱½ بجے آپ کی روح مولیٰ حقیقی سے جا ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللّٰھم اغفر لہٗ وعافہ (سعد اللہ خان بی۔اے۔ بی۔ٹی)

ہندوستان کے اُردو اخبارات کی سیر

مسٹر فرینک انتھونی صدر کل ہند اینگلو انڈین ایسوسی ایشن نے ایسوسی ایشن مذکور کے سالانہ اجلاس میں ہندوستان کی آزادی اور اقلیتوں کی حالت پر جن خیالات کا اظہار کیا اس پر ہندوستان کے مختلف اخبارات نے تبصرے کئے ہیں۔ بعض تبصرے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

مدینہ بجنور لکھتا ہے "نظریات کے پیچھے اگر صداقت عمل کی قوت اگر کار فرما نہ ہو۔ تو نظریات کی قدر و قیمت باقی نہیں رہتی۔ اور تھوڑے ہی دنوں میں ان کے ماننے والوں کو پستی و نکبت کی درماندگیوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ یہ ایک پرانا اصول ہے۔ اور اس کی سچائی و حقانیت میں کسی کو شبہ نہیں ہو سکتا۔ ۱۸؍نومبر کو آل انڈیا اینگلو انڈین ایسوسی ایشن کی سالانہ کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر فرینک انتھونی نے اس حقیقت کی نقاب کشائی کی ہے۔ اُنہوں نے فرمایا ہے کہ:۔

"آزادی سے جہاں ایک طرف ملک میں انقلابی تبدیلی ہوئی۔ وہاں دوسری طرف تمام اقلیتوں کو اس سے دھچکا بھی لگا ہے۔ دستور میں اگرچہ تمام فرقوں کی مساوات اور برابری بنیادی حق کے طور پر تسلیم کی گئی ہے۔ لیکن قول و فعل میں زمین اور آسمان کا فرق ہے"

مسٹر انتھونی نے کوئی نئی بات نہیں کہی ہے۔ یہ تو اس آزادی کی آواز بازگشت ہے۔ جو تین سال سے بھارت کی اقلیتوں کی قسمت بن چکی ہے۔"

الجمعیت دہلی مسٹر انتھونی کی افتاد مزاج۔ ان کے سابقہ سیاسی رویہ اور ان کی بصیرت کی تعریف کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"یہ بڑا ظلم ہوگا۔ کہ ہم مسٹر فرینک کو ان لوگوں میں ...... شامل کر دیں۔ جن کا مقصد تنقید برائے تنقید ہے اور جا و بے جا حکومت کے خلاف کچھ نہ کچھ کہنا اپنا فرض سمجھتے ہیں!

مسٹر فرینک نے جن باتوں پر اظہار خیال کیا ہے۔ وہ بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور ان کا ہماری سیاست سے بہت ہی گہرا تعلق ہے۔ آپ نے فرمایا کہ:۔

"ملک کی آزادی جو ہندوستان کیلئے ایک زبردست انقلابی تبدیلی ہے۔ اس سے اقلیتوں کو بہت بڑا دھکا لگا ہے۔ اگرچہ دستور میں مساوات کو بنیادی حقوق کی حیثیت سے جگہ دی گئی ہے لیکن اس بارے میں عمل اور تصور کے درمیان ایک بہت بڑی خلیج حائل ہے۔ تصور اور اصول تو مساوات کا ہے۔ لیکن عمل میں ذات پات کی تفریق پوری طاقت سے کارفرما ہے۔ ملک میں ہندو راج اور مذہبی حکومت کے تصورات غالب آ رہے ہیں۔ اور بہت سی صوبائی حکومتیں ایسی پالیسی پر چل رہی ہیں جس کی بنیادیں مذہبی تصورات کارفرما ہیں"

تبصرہ جاری رکھتے ہوئے الجمعیت لکھتا ہے۔

"یہ بات صحیح ہے کہ اقلیتوں کے حق میں حالات روز بروز ٹھیک ہوتے جا رہے ہیں۔ ان کا وہ اضطراب بھی دور ہو رہا ہے۔ جس میں وہ کچھ روز قبل مبتلا تھے۔ لیکن ابھی اعتماد اور اطمینان کا کوئی ایسا معیار قائم نہیں ہوا کہ اقلیتوں کا دل اپنے مستقبل سے بے فکر ہو جائے۔ اور وہ سو فی صدی یقین کر لیں۔ کہ آئندہ فرقہ وارانہ حالات خراب نہیں ہوں گے۔ اور حکومت ان کا تحفظ پورے طور پر کر سکے گی۔ کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ ملک کی آزادی اقلیتوں کے حق میں خوش آئند ثابت نہ ہو سکی۔ اور آزادی کا ثمر ان کے کام و دہن تک نہ پہنچ سکا"

قومی آواز لکھنؤ "اقلیتوں کی پوزیشن" کے عنوان سے اس تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"جے پور کانگرس میں اقلیتوں کو مطمئن کرنے کا فرض اکثریت اور حکومت پر ڈالا گیا تھا۔ اور ان کے مطمئن ہونے کی تعریف یہ کی گئی تھی۔ کہ اقلیت خود محسوس کرے کہ وہ مطمئن ہے۔ یہ دونوں باتیں بہت معقول ہیں۔ اور ان کے بغیر نہ تو فرقہ واریت دور ہو سکتی ہے۔ اور نہ وہ فسطائی طاقتیں جو اقلیت کشی پر اپنے اقتدار کی بنیاد رکھنا چاہتی ہیں مسٹر فرینک انتھونی صدر کل ہند اینگلو انڈین ایسوسی ایشن ممبر پارلیمنٹ نے ایسوسی ایشن کے سالانہ اجلاس میں جو کچھ کہا ہے۔ وہ ایک حقیقت ہے اور اس سے حکومت کو اور کانگرسی ذمہ داروں کو سبق لینا چاہیئے۔ وہ کہتے ہیں:۔

"ملک کی آزادی اقلیتوں کے لئے ایک سانحہ بن گئی ہے۔ اگرچہ دستور میں تمام فرقوں کی مساوات اور برابری بنیادی طور پر تسلیم کر لی گئی ہے لیکن قول اور فعل میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ جہاں تک عمل کا تعلق ہے ذات اور نسل کی اہمیت زیادہ بڑھ گئی ہے"

مسٹر انتھونی نے ٹھیک کہا کہ "فرقہ پرستی فوج میں بھی گھسی آ رہی ہے۔ اُنہوں نے کہا۔

"ایسی پابندیاں اور ایسی محدود پالیسیاں اختیار کی جا رہی ہیں۔ کہ جن کی بدولت اقلیتوں کو خطرہ ہے کہ وہ اپنے طور طریقوں کو برقرار نہ رکھ سکیں گی"

اگر مسلمانوں سے پوچھا جائے۔ تو وہ بھی اس سے مختلف جواب نہ دیں گے۔ کیونکہ ظاہر بات ہے کہ آزادی سے ان کو ابھی تک کوئی فائدہ نہیں پہنچا ہے۔ اور یہ بھی واقعہ ہے۔ کہ آزادی انکے لئے بھی ایک سانحہ بن گئی"

درخواست دُعا:۔ میری ہمشیرہ صاحبہ کو چند دنوں سے بخار رہتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں (محمد حمید احمد نعیم رتن باغ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حب اٹھرا (رجسٹرڈ):- اسقاط حمل کا مجرب علاج: فی تولہ ڈیڑھ روپیہ -/۸/۱ مکمل خوراک گیارہ تولے یعنی چودہ روپے: حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ ۱۲-۱۳

بقیہ صفحہ ۵ تو مسلمان ہے تو اسلام کو بدنام نہ کر

کے خلاف طوفان بے تمیزی برپا کیا تو یہ ناکام سولف احمدیت کی تباہی کا اس قدر یقین رکھتے تھے کہ ان کے صدر بھی ہر جگہ یہ اعلان کرتے پھرتے تھے کہ دو سال کے بعد کوئی مرزائی زیارت کے لئے بھی نہ ملے گا - قادیان کی ایک ایک اینٹ دریائے بیاس میں پھینک دی جائے گی مگر عجیب معجزہ ہوا کہ بلند و بام دعاوی رکھنے والے احرار کو اپنی بداعمالی کا جلد ہی حساب دینا پڑا ہوا کا رخ تبدیل ہو گیا - احمدیت کو مٹانے کے لئے اٹھے تھے خود مٹنے لگے احراریوں کا سب سے زیادہ زور ان کے مرکز لاہور میں تھا اور یہیں وہ سب سے پہلے انتقام خداوندی کی زد میں آئے چنانچہ احراریوں کے صدر مقام میں ان کے امیر شریعت اور صدر احرار کی تقاریر بند کر دی گئیں - اور انہیں ذلیل و رسوا کر کے مسجدوں سے نکالا گیا اور ہر جگہ ان کے ساتھ جوتی پیزار ہونے لگی - لاہور کے بعد دوسرے درجہ پر امرتسر کا نمبر تھا جہاں احراری خاص جوش دکھا رہے تھے اسجگہ مسلمانوں نے نہایت وسیع پیمانے پر احرار کی مخالفت شروع کر دی ان کے دفتر پر حملہ بول دیا - بالاخانہ پر چڑھ کر ان کا جھنڈا پھاڑ ڈالا اور پھر احرار مردہ باد اور غداروں کا ٹھکانا جہنم - کے نعروں سے زمین گونج اٹھی - اور آن کی آن میں ہندوستان کے ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک احراریوں پر لعنت کی پھٹکار برسنے لگی اور سارا پریس جو ان کی تعریف کر رہا تھا یکدم مخالف ہو گیا اور یہ مسجد فروش اپنے ناقابل معافی گناہ کا راز افشا ہوتے دیکھ کر اپنی قسمت پر رونے لگے اور زمین ان کے پاؤں تلے سے نکل گئی۔

دوسری طرف خدا کا وہ پودا جس کو اکھاڑنے کے لئے ان لوگوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا تھا - اللہ کے فضل سے بڑھتا رہا پھولتا رہا اور پھلتا رہا - اور آج دنیا کے گوشہ گوشہ میں اسکی شاخیں پھیلتی نظر آ رہی ہیں - جماعت احمدیہ کی ان روز افزوں ترقیوں اور کامیابیوں نے احرار کو اس قدر مرعوب کر دیا ہے کہ انہیں تمام دنیا میں مرزائیت کے سوا کچھ نظر ہی نہیں آتا اور یہ بیچارے جب حد سے زیادہ گھبرا جاتے ہیں تو اپنے آپ کو تسلی دینے کے لئے یہ بڑ بڑا دیتے ہیں کہ "مرزائیو! آپ کی مرزائیت کی بے گور و کفن لاش کو کوئی دفنانے والا نہ ہو گا - جس طرح دوسرے کاذب نبی نمودار ہوئے اور آج ان کا نام لینے والا بھی نظر نہیں آتا" - (آزاد ۱۳ نومبر ۱۹۵۰ء)

حقیقت تو یہ ہے کہ اگر ان لوگوں کے دل و دماغ خدا تعالیٰ کی محبت اور عظمت سے خالی نہ ہوتے - تو خدا تعالیٰ کے اس زبردست معجزہ کے دیکھنے کے بعد احمدیت کی مخالفت کا دوبارہ نام تک نہ لیتے

ہمیں یقین ہے کہ ہر خدا پرست انسان ان حالات کو دیکھکر یقیناً پکار اٹھے گا - کہ مجلس احرار کی گذشتہ ناکام زندگی میں زندہ خدا کا زندہ ہاتھ صاف نظر آ رہا ہے ہاں ضرورت اس امر کی ہے - کہ ہمارے مسلمان بھائی اللہ تعالیٰ کی اس کھلی شہادت سے فائدہ اٹھائیں - اور اس تھرزدہ طبقہ سے ہردم ہوشیار رہیں - اسی طرح ہم احراری زعماء سے بھی دردمندانہ اپیل کریں گے کہ وہ اپنی "بے گور و کفن لاش" کا انتظار کرنے کی بجائے قدرت کے ان واقعات سے سامان عبرت حاصل کریں - جو ان کے ذریعہ سے احمدیت کی صداقت کا نشان بن کر ظاہر ہوئے ہیں - اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ برادر اسلام کا مخلص اور جانباز خادم بننے کی توفیق دے - آمین - ثم آمین

کتب کی ضرورت

سپیشل کلاس جامعہ احمدیہ احمد نگر کے لئے مندرجہ ذیل کتب کی ضرورت ہے -

(۱) تحفہ پرنس آف ویلز - (۲) ایلیا غوحی (۳) اربعین اگر کسی دوست کے پاس ہوں - تو وہ قیمتاً یا عاریتاً یا بطور صدقہ جاریہ لائبریری جامعہ احمدیہ کو ارسال فرما کر مشکور فرمائیں - (دال) لعطاء خالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ

اکسیر اٹھرا

اعلیٰ اجزاء سے تیار شدہ

اصلی اور مکمل نسخہ

طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۲۸۹ لاہور

پتہ مطلوب ہے

مندرجہ ذیل تین اشخاص کے موجودہ پتہ جات کی اشد ضرورت ہے -

نام ولدیت سابقہ سکونت ڈاکخانہ ضلع وصیت نمبر

عبدالرحیم ولد عبدالعزیز اوگام کولگام اسلام آباد وصیت ۱۰۵۴

امۃ الرشید بیگم ممتاز زوجہ غلام حیدر صاحب ساکن دہلی ڈاکخانہ خاص ضلع دہلی : وصیت نمبر ۱۰۴۹۱ (۳) عنایت اللہ صاحب ولد حافظ محمد عبداللہ صاحب ساکن گھیلن ڈاکخانہ روانوت شاہکوٹ ضلع جالندھر - یہ اصحاب جہاں کہیں ہوں فوراً دفتر ہذا کو اپنے موجودہ پتہ جات سے مطلع فرمائیں - جزاکم اللہ احسن الجزاء

اعلان

سندھ دیجی ٹیبل آئیلز اینڈ الائیڈ پروڈکٹس کمپنی لمیٹڈ کی تیسری سالانہ جنرل میٹنگ بروز پیر مطابق ۲۵ دسمبر ۱۹۵۰ء کو شام کے تین ۳ بجے ربوہ ضلع جھنگ میں پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے دفتر میں ہو گی

غلام مرتضیٰ بی اے ایل ایل بی بیرسٹر چیئرمین

دواخانہ خدمت خلق

حب جدید :- نہایت آزمودہ اور بے نظیر دوا ہے - اعصابی کمزوریاں - مالیخولیا - دماغ کی تھکن نیند کا اڑ جانا - سر چکرانا - دل پر خوف کا ہر وقت طاری رہنا اور ہسٹریا کا واحد علاج قیمت ۸۰ اسی گولیاں پچیس ۲۵ روپے / Rs

حب مروارید عنبری :- خالص موتیوں کا تیار کردہ تحفہ - سینکڑوں سال کا مجرب نسخہ دل و دماغ کی بے نظیر دوا کی قیمت اسی گولیاں سولہ روپیہ -/-/۱۶ Rs

دواخانہ خدمت خلق - ربوہ ضلع جھنگ

خوشخبری!

جرمن سیونگ مشین یونیورسل پہنچ گئی

جیسا کہ احباب کو اس سے قبل اطلاع دیجا چکی ہے کہ جرمنی کی مشہور یونیورسل سیونگ مشین کے ایجنٹ ہم مقرر کئے گئے ہیں - دو ماہ کے انتظار کے بعد یہ مشینیں پہنچ گئی ہیں - اور اب انشاء اللہ لگاتار پہنچتی رہیں گی - جو احباب یہ مشین خریدنا چاہیں - یا انکی ایجنسی لینا چاہیں - وہ فوری ہم سے خط و کتابت کریں -

لاہور سیالکوٹ جھنگ کے علاوہ باقی اضلاع کیلئے ایجنسیاں کھلی ہیں اور شرائط ایجنسی کے مطابق جو اصحاب ایجنسی لینا چاہیں خط و کتابت کریں

Senior سینئر ماڈل کی قیمت -/-/۲۹۰ روپے Rs

Junior جونیئر ماڈل کی قیمت -/۲۵۰ روپے Rs

وکیل التجارت تحریک جدید جودھامل بلڈنگ پوسٹ بکس ۲۳۶ لاہور

خدا تعالیٰ کا عظیم الشان نشان

کارڈ آنے پر

مُفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد - دکن

زمیندار احباب کیلئے تحفہ!

ہمارے کارخانے کا تیار کردہ زمیندارہ سامان - ہر پھالہ وغیرہ استعمال کر کے خود فائدہ اٹھائیں - ملک کی پیداوار کو بڑھائیں

مالک عنایت الرحمن احمدی زمیندار انجینئرنگ اینڈ ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ واللہ یار راشد

آڑھت کے کاروبار سے واقف کار کی ضرورت ہے

یونیورسل ٹریڈنگ کمپنی اکبر منڈی برانچ کیلئے ایک مستعد دیانتدار واقف کار منیجر کی ضرورت ہے - تنخواہ معقول دیجائیگی - امیدوار کو معقول ضمانت دینی ہوگی ملازمت کے خواہشمند احباب فوری اپنی درخواستیں جن میں آڑھت کے کام کا سابقہ تجربہ درج ہو - دفتر ہذا میں روانہ کریں!

وکیل التجارت تحریک جدید جودھامل بلڈنگ پوسٹ بکس ۲۳۶ لاہور

تریاق اٹھرا - حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں - فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یو۔این۔او۔ کی ۵۰ ہزار فوج کیلئے بھاگنے کا کوئی راستہ باقی نہیں رہا

ٹوکیو ۴ر دسمبر۔ پیانگ یانگ کی ۵۰ ہزار فوجوں کے گھر جانے کے خطرے کے پیش نظر یو۔این۔او۔ کی فوجوں کے امریکی کمانڈروں نے شمالی کوریا کے سابق دارالسلطنت کو خالی کر دیا ہے۔

ان کے اس اقدام کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ چین اور شمالی کوریا کی چھاپہ مار فوج کے اگلے دستوں نے اس شہر کے نواحی کمزور مورچوں پر حملے شروع کر دئیے تھے۔ جس کی وجہ سے پچاس ہزار فوج کے گھر جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ یو۔این۔او کی فوجیں اس شہر سے ۳۸ ویں متوازی خط (شمالی کوریا اور جنوبی کوریا کی مشترک سرحد) کی طرف بھاگ رہی ہیں۔ پیانگ یانگ سے ۲۵ میل شمال مشرق کی طرف واقع چانگ شان نامی شہر پر کمیونسٹ فوج کا قبضہ ہو گیا ہے۔ اس جگہ کمیونسٹ فوجیں ان چھاپہ مار کمیونسٹ دستوں سے مل گئی ہیں جو اقوام متحدہ کی صفوں کے پیچھے کارروائی کر کے یو۔این۔او کی فوجوں کا ناطقہ بند کر رہے تھے۔

وسطی محاذ پر لڑنے والی چینی فوج نے ایک نئی جنگی چال چلی ہے۔ اس نے اب جنوب کی طرف بڑھنے کے بجائے مشرق کی طرف بڑھنا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ اس نے پہلے ہی ہلے میں یانگ ڈاک پر قبضہ کر لیا ہے جو بندرگاہ ونسان سے ۳۰ میل شمال کی طرف واقع ہے۔ امریکی افسروں کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ بعض کمیونسٹ فوجوں نے یانگ ڈاک پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور بندرگاہ ونسان کی طرف بڑھنا شروع کر دیا ہے۔

شمال مشرقی محاذ پر یو۔این۔او کی جو پانچ ہزار فوج گھر چکی ہے۔ چینی فوج کی بہت بڑی تعداد نے اس فوج کے لئے ڈنکرک کے سے حالات پیدا کر دئیے ہیں۔ کیونکہ سمندر کے سوا اس فوج کے بچ نکلنے کا کوئی اور راستہ باقی نہیں رہا۔ امریکن کمانڈروں نے اس فوج کو ہوائی جہازوں کے ذریعے نکال لے جانے کی کوشش کی تھی۔ لیکن موسم کی خرابی کی وجہ سے ان کی یہ سکیم ناکام ہو چکی ہے۔ اگر اس فوج کو سمندر کے ذریعے نکالنے میں کامیابی بھی حاصل ہوئی تو بھی اس کے جنگی سامان کی بہت بڑی تعداد کو بچانا بالکل ناممکن ثابت ہوگا۔

چونسن کے پانی کے ذخیرے کے علاقے میں پہلے امریکن ڈویژن کے بہت سے دستے اور ساتویں امریکن ڈویژن کے دو ہزار سپاہی اور افسر محصور ہیں۔ نامہ نگار کا بیان ہے کہ ان محصور دستوں کی تعداد ایک ڈویژن سے بہت زیادہ ہے۔ کمیونسٹ فوج نے جس جنگی چال سے اس فوج کو گھیرا ہے وہ بے حد اہمیت رکھتی ہے۔ نامہ نگار کا بیان ہے کہ جو امریکی فوجیں پیانگ یانگ وغیرہ کے علاقوں سے بھاگی ہیں انہوں نے ۳۸ ویں متوازی لائن پر صف بندی شروع کر دی ہے۔ توقع ہے کہ شمالی اور جنوبی کوریا کی مشترک سرحد پر نہایت خونریز جنگ ہوگی۔ سیول (جنوبی کوریا کا دارالسلطنت) کے امریکی افسروں نے یو۔این۔او کی فوجوں کی اس زبردست شکست پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس شکست کے تین سبب وجوہ ہیں۔ (۱) شمالی کوریا کے بوجانی پہاڑی علاقے بہ نسبت امریکی مکینیکل دستوں کی نسبت کمیونسٹ چین کی فوجوں کے لئے نقل و حرکت کی زیادہ آسانیاں موجود ہیں۔ انہیں آسانی کے ساتھ رسد اور کمک مل سکتی ہے۔ ان کے سپلائی اڈے بہت قریب ہیں اور موسم کی خرابی ان کیلئے محد و معاون ثابت ہو رہی ہے (۲) ۳۰ ہزار چھاپہ مار دستوں نے یو۔این۔او کی فوجوں کا ناطقہ بند کر رکھا ہے۔ انہوں نے کم از کم دس ہزار امریکن فوجوں کو روک رکھا ہے۔ وہ کمیونسٹ چین کی حملہ آور فوجوں کے لئے امریکن مورچوں کے پیچھے بڑا کام کر رہے ہیں۔ (۳) جنوبی کوریا کی فوج بے حد کمزور ثابت ہوتی ہے۔ وہ اکثر حالات میں اقوام متحدہ کی فوجوں کیلئے مددگار ثابت ہونے کی بجائے بوجھ ثابت ہوتی ہے۔

امت محمدیہ میں وحی الٰہی کا سلسلہ جاری ہے

(بقیہ صفحہ ۴)

وحی سے مشرف فرماتا رہا۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کے متعلق قرآن مجید میں وارد ہے واوحینا الی ام موسیٰ ان ارضعیہ فاذا خفت علیہ فالقیہ فی الیم ولا تخافی ولا تحزنی انا رادوہ الیک وجاعلوہ من المرسلین (القصص ع ۱) کہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی طرف وحی کی کہ تو موسیٰ کو دودھ پلا۔ پھر جب تجھے اس کی نسبت خوف لاحق ہو تو اسے دریا میں پھینک دینا اور کچھ خوف اور غم نہ کرنا۔ کیونکہ ہم اسے پھر تیرے پاس لے آئیں گے اور ہم اسے پیغمبر بنانے والے ہیں۔ پھر کیونکر ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کو جو سب امتوں سے بہتر ہے وحی کی نعمت سے محروم رکھے۔

(۱۲) اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بعد نزول باوجود نبی ہونے کے وحی نہ ہوگی تو نہیں یہ کیونکر معلوم ہوگا کہ وہ تمام دنیا کی اصلاح کیلئے بھیجے گئے ہیں۔ جبکہ قرآن مجید میں ان کا پہلا عہدہ "و رسولاً الی بنی اسرائیل" بتایا گیا ہے۔ کہ وہ محض بنی اسرائیل کی طرف رسول ہو کر آئے تھے۔ نیز وہ قرآن مجید اور شریعت محمدیہ کے متعلق معلومات کیسے حاصل کریں گے۔ کیا وہ بخاری یا انصاری یا جالندھری وغیرہ کے شاگرد بنیں گے یا خدا سے بطریق وحی و الہام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بطریق کشوف علوم حاصل کریں گے۔ کیونکہ ان کا نبی ہونے کی حالت میں کسی ملاں کی شاگردی کرنا احمدیوں کو بھی غالباً مسلم نہ ہوگا۔

تعلیم الاسلام کالج میں علمی لیکچر

"ہنگامہ غدر" کو "ہنگامہ حریت" کہنا بجا ہوگا

(باقر)

لاہور ۳ر دسمبر۔ آج تین بجے بعد دوپہر بزم اردو کے زیر اہتمام تعلیم الاسلام کالج میں ڈاکٹر محمد باقر صاحب ایم اے پی ایچ ڈی۔ صدر شعبہ فارسی پنجاب یونیورسٹی نے پروفیسر اخوند محمد عبدالقادر صاحب ایم اے صدر شعبہ انگریزی تعلیم الاسلام کالج کی زیر صدارت "اردو ادب غدر کے بعد" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ لفظ غدر جس ہنگامہ کی طرف اشارہ کرتا ہے اسے غدر کی بجائے "ہنگامہ حریت" کہنا بجا ہوگا واجد علی شاہ کے دور حکومت میں لکھنوی تمدن کا نقشہ کھینچتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ اس قسم کی زہریلی فضا میں پیدا شدہ ادب کسی طرح بھی صحتمندانہ ادب نہیں ہو سکتا۔ اسلئے اس زمانہ کی شاعری مسموم اثرات کی حامل ہے۔ اس سلسلہ میں نثر اردو پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ نے حالی۔ آزاد اور شبلی کی کاوشِ قلمی کو سراہا۔ جنہوں نے اردو ادب میں خوشگوار تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کی۔

صاحب صدر نے اس امر پر اظہار مسرت کیا کہ ڈاکٹر صاحب کی تقریر بے حد پر از معلومات تھی۔ آخر میں پروفیسر محبوب عالم صاحب خالد ایم اے صدر بزم اردو نے فاضل مقرر اور حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا (سٹاف رپورٹر)

تعلیم الاسلام کالج میں ایک ادبی لیکچر

بزم اردو تعلیم الاسلام کالج لاہور کے زیر اہتمام محترم ڈاکٹر "ابواللیث صدیقی ایم اے پی۔ ایچ۔ ڈی بروز منگل بتاریخ ۵ر دسمبر ۱۹۵۰ ساڑھے چھ بجے شام "اردو ادب کے جدید رجحانات" کے موضوع پر زیر صدارت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد ایم۔ اے (آکسن) کالج لائبریری ہال میں تقریر فرمائیں گے انشاء اللہ

"صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے"

فیض احمد اسلم معتمد بزم اردو تعلیم الاسلام کالج لاہور

اریٹریا۔ یونان اور جنوبی افریقہ کے متعلق جنرل اسمبلی کے اہم فیصلے

فلشنگ میڈوز ۴ر دسمبر۔ کل جنرل اسمبلی نے بہت سے اہم امور کے بارے میں فیصلے کئے ان میں سے ایک فیصلہ جنوبی افریقہ کے ایشیائی باشندوں سے نسلی سلوک سے تعلق رکھتا ہے۔ دوسرا فیصلہ یونان اور فلسطین کے بارے میں ہے۔ اسکے علاوہ جنوب مغربی افریقہ کی سابق جرمن نوآبادی کے بارے میں بھی ایک فیصلہ کیا گیا۔

جنرل اسمبلی نے جنوبی افریقہ کی ایشیائی آبادی سے جنوبی افریقہ کی حکومت کے نسلی سلوک کے بارے میں سیاسی کمیٹی کی سفارش منظور کر لی ہے۔ اور تجویز کیا ہے۔ پاکستان ہندوستان اور جنوبی افریقہ کے نمائندوں کی ایک گول میز کانفرنس منعقد کی جاسکے تاکہ نسلی امتیاز کے متنازعہ فیہ مسئلے کے بارے میں کوئی آخری فیصلہ ہو سکے۔

جنرل اسمبلی نے بغیر کسی بحث کے مہاجرین فلسطین کی آبادکاری کے لئے ۵ کروڑ ڈالر کا ایک فنڈ قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔

جنرل اسمبلی نے یونان سے متعلق روس کی دو قراردادیں مسترد کر دیں۔ ایک قرارداد میں سفارش کی گئی تھی کہ یونان میں عام معافی کا اعلان کر دیا جائے برطانیہ اور امریکہ نے یونان میں جو سیاسی اور فوجی م-

مداخلت شروع کر رکھی ہے اسے بالکل ختم کر دیا جائے اور یونان سے ساری غیر ملکی بحری بری اور فضائی فوجیں فی الفور نکل جائیں۔ دوسری قرارداد میں جنرل اسمبلی کے صدر سے درخواست کی گئی تھی کہ یونان میں جن لوگوں کو صدائے موت کا حکم سنایا گیا ہے ان کی سزا رکوانے کے لئے حکومت یونان سے فی الفور بات چیت شروع کریں۔

جنرل اسمبلی کی نگران کمیٹی نے ایک قرارداد کے ذریعے جنوبی افریقہ کی حکومت پر زور دیا کہ جنوب مغربی افریقہ کی سابق نوآبادی کو اقوام متحدہ کی نگرانی میں دے دے اور یکم اپریل تک اس سلسلے میں یو۔این۔او کے سامنے کسی سمجھوتے کا مسودہ پیش کرے۔

جنرل اسمبلی کے اجلاس میں روس کی طرف سے اس مفہوم کی قرارداد پیش کی گئی کہ یو۔این۔او کی رکنیت کے حصول کے سلسلے میں ۱۳ ملکوں کی درخواستوں پر غور کیا جائے ان ملکوں میں مشرقی یورپ کے ۵ ملک جمہوریت منگولیا کے علاوہ آٹھ ایسے ممالک بھی شامل ہیں۔ جنہیں مغربی اتحادیوں کی حمایت حاصل ہے۔ جنرل اسمبلی کے کل کے اجلاس میں اس [illegible]